چاشت کی روشنیاں داڑھیاں بڑھانے میں

لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی

۱۳۱۵ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی ۱۳۱۵ھ

(چاشت کی روشنی داڑھیاں بڑھانے میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۲۲۷: از حیدر آباد ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولید کہتا ہے داڑھی منڈانا حرام نہیں الحرام ما ثبت ترکہ بدلیل قطعی لاشبھۃ فیہ (حرام وہ ہے جس کا چھوڑ دینا ایسی قطعی دلیل سے ثابت ہو کہ جس میں کوئی شک وشبہہ نہ پایا جائے۔ت) حرام وہ جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اس کا کہیں حکم نہیں یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی[1] (اے میرے ماں جائے! میری داڑھی نہ پکڑ۔ت) سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے لئے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض وقت مضر ہوتا ہے، دشمن نے بڑی داڑھی پکڑ کر مارنا شروع کیا تو پٹنا ہی پڑا۔ سنن ابی داؤد میں یوں مروی ہے: عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء (دس کام فطرت میں سے ہیں، مونچھیں کترنا داڑھی

---

[1] القرآن الکریم ۲۰/ ۹۴

اللحیۃ الخ حدثنا موسٰی بن اسمٰعیل و داؤد بن شعیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ الخ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق بالماء ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وروی نحوہ عن ابن عباس قال خمس کلھا فی الرأس ذکر فیہ الفرق ولم یذکر اعفاء اللحیۃ قال ابوداؤد روی نحوہ حدیث حماد عن طلق بن حبیب و مجاھد وعن بکر المزنی فی قولھم ولم یذکروا اعفاء اللحیۃ۔[1]

بڑھانا الخ، ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل اور داؤد بن شعیب نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا اُس نے علی بن زید اس نے سلمہ سے روایت کیا الخ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا امورِ فطرت یہ ہیں: کُلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا۔ اس میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں۔ یونہی عبداللہ ابن عباس سے بھی روایت کی گئی (چنانچہ) آپ نے فرمایا، پانچ کام ہیں اور وُہ سب سر کے متعلق ہیں، ان میں سر میں مانگ نکالنے کا ذکر فرمایا مگر داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا: اسی جیسی حدیث حماد بواسطہ طلق بن حبیب اور مجاہد سے روایت کی گئی ہے اور بکر مزنی سے بھی۔ ان سب کا قول مروی ہے مگر اس میں اِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ یعنی داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں۔ (ت)

حاصل اس کا یہ کہ تین راوہ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ مانگ کو فرمایا اس سے بھی معلوم ہُوا کہ داڑھی بڑھانا بھی ویسی ہی سنّت ہے جیسے مانگ کا رکھنا، معہذا یہ حدیث مختلف فیہ تو ضرور ہے پس لائقِ اعتبار نہ رہی۔ پھر صحیح بخاری میں یُوں ہے:

خالفوا المشرکین قصوا الشوارب واعفوا اللحٰی۔[2]

مخالفت کرو مشرکین کی، ترشواؤ مونچھ، اور بڑھاؤ داڑھی۔

خالفوا المشرکین پر جملہ فغیہ نظر اس واسطے کہ بعض مشرکین داڑھی بڑھاتے رہتے ہیں پس ان کی مخالفت یہ ہے کہ داڑھی منڈاؤ، اور بعض منڈاتے ہیں تو ان کی مخالفت یہ ہے کہ بڑھاؤ، بہرحال بڑھانے اور منڈانے والے دونوں خالفوا المشرکین میں داخل ہیں کیونکہ مخالفت کا حکم عام ہے

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸

[2] صحیح البخاری کتاب اللباس قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷۵

جس مشرک کی چاہیں مخالفت کریں، باقی رہا اس کا جواب "وقصوا الشوارب واعفوا اللحی" (مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ ت) مخفی نہ رہے کہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ درستگی اخلاق کے واسطے مبعوث ہوئے، اسی لئے ہمارے پیغمبر آخر الزماں بھی مبعوث ہوئے، ان پر دین کامل اور نبوت ختم ہوگئی، الیوم اکملت لکم دینکم[1] آج کے دن ہم نے تمہارا دین تم پر کامل کر دیا۔ داڑھی بڑھانا اخلاق میں داخل ہے تو باوجود اس کے قرآن کامل کتاب اللہ کی ہے اخلاقی احکام سے خالی ہے تو دین کامل نہ ٹھہرا، لامحالہ کہنا پڑے گا کہ یہ اخلاق میں داخل نہیں اور اس سے ہمارا مطلب حاصل ہوجاتا ہے۔ داڑھی بڑھانا مستحب البتہ ہے یا بہت ہوگا تو سنت، لیکن یہ بھی حدِ اعتدال تک ؎

ریش باید ت دو سہ موئے وزنخداں پوشی — نہ کہ در سایۂ او بچہ دہد خرگوشی

(تجھے ایسی داڑھی چاہئے کہ جس کے چند بال ہوں جو ٹھوڑی چھپادیں، نہ کہ ایسی کہ جس کے سائے میں خرگوش بچہ دے۔ ت)

قولِ عرب ہے:

من طال لحیتہ فقد نقص عقلہ۔ جس کی داڑھی طویل (لمبی) ہو اس کی عقل کم ہوتی ہے۔ (ت)

بفرضِ محال تسلیم بھی کرلیں کہ داڑھی بڑھانا فرض یا منڈوانا حرام ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے، واذا حللتم فاصطادوا[2] یعنی احرام سے فارغ ہونے کے بعد شکار کرو۔ شکار کرنا صیغۂ امر میں فرمایا گیا جو علامتِ فرضیت ہے لیکن آج تک اس پر علدرآمد نہ ہوا، سبب اس کا یہ ہے کہ یہ حکم طبائع پر موقوف رکھا گیا ہے کہ جی چاہے تو شکار کرو، حاصل یہ کہ شریعت کے بعض احکام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نہ کرنا موجبِ عتابِ شرعی نہیں، فرضیت یا حُرمت قرآن ہی سے ثابت ہوسکتی ہے یا حدیث متواتر یا مشہور ہو، حرام فرض کے مقابلہ میں آتا ہے، تو جب داڑھی منڈوانا حرام ہوا تو رکھنا فرض ہوا مگر فرض کسی نے نہ لکھا ؎

ز قرآن سخن گفتہ ام وز حدیث — سرا زمن نہ بہ جز ابلہ خبیث

سخن راست گر تو بگوئی ہمے — بدست حقائق بپوئی ہمے

پس اعفائے لحیہ چرا گوئی فرض — تنت را خباثت مگر گشت مرض

---

[1] القرآن الکریم ۵/ ۳

[2] القرآن الکریم ۵/ ۲

گر ایدوں کہ قرآں ہی کامل ست　　　پس اعفائے لحیہ چرا مضمر ست

(قرآن و حدیث کے حوالے سے بات کر رہا ہوں لہٰذا میری بات سے بیوقوف خبیث کے علاوہ کوئی برا نہ منائیگا اگر تو سچی بات کہتا رہے گا تو حقائق کے ہاتھوں میں دوڑتا رہے گا —— پھر تو داڑھی بڑھانے کو کیوں فرض کہتا ہے؟ شاید تیرے جسم میں خباثت کا مرض پیدا ہوگیا ہے۔ اے بے ہمت اگر قرآن مجید کامل ہے تو پھر اس میں داڑھی کا ذکر کیوں پوشیدہ ہے۔ ت)

انتہٰی۔ یہ قول ولید کا کیسا اور داڑھی منڈوانے کا حکم کیا؟

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ الحمد للہ الذی ھدٰنا للاسلام و وفقنا لاقتفاء اٰثار انبیائہ الکرام واجتناب اقذار الکفرۃ الانجاس الارجاس اللیام ۵ وافضل الصلوات والسلام علٰی سید الھادین الٰی سبل السلام الذی اوتی القراٰن ومثلہ معہ فی احکام الاحکام وان رغم انف الملحدین فی الدین الماس دین الطغام وعلٰی اٰلہ واصحابہ المتأدبین باٰدابہ الذین اداروا بالقتل والاسر الھدم الرحٰی علی الجمع المقبوح المنبوح المحلوق اللحٰی من علوج الاردام ومجوس الاعجام فصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب واٰلہ مظاھر جمالہ وعلینا معھم الٰی یوم القیٰمۃ۔

اللہ تعالٰی کے نام سے ابتداء کر رہا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا، مہربان ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت بخشی اور ہمیں انبیاء کرام کے آثار پر چلنے کی توفیق دی اور کمینے کافروں کی ظاہری باطنی گندگیوں (آلودگیوں) سے بچایا، اعلٰی و افضل درود و سلام اس آقا کے لئے جو لوگوں کو سلامتی کی راہوں سے روشناس کرانے والے ہیں وہ جنھیں قرآن مجید اور اس کے ساتھ اس جیسا اور کلام احکام کی مضبوطی کے لئے عطا کیا گیا ہے اگرچہ امور دین میں کمینے (بیوقوف) بے دین سرکشوں کی ناک خاک آلود ہو۔ اور درود و سلام ہو آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر، جو ان کے آداب سے ادب پانے والے ہیں وہ جنھوں نے قتل، قید اور شکست کی ایسی چکی چلائی جو قومی کافروں اور عجم کے رہنے والے مجوسیوں کے ایسے گروہ پر جو بگڑے ہوئے بھونکے ہوئے اور داڑھیاں منڈوائے ہوئے تھے، پس قیامت تک حبیب خدا، ان کی آل اور ان کی معیت میں ہم سب پر اللہ تعالٰی کی (بے مثال) رحمت ہو۔ (ت)

رب انی اعوذ بك من همزات الشیٰطین واعوذ بك رب ان یحضرون، قال ربنا تبارك وتعالی واعرض عن الجٰھلین[1]۔

اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔ ہمارے پروردگار نے ارشاد فرمایا جو پاک اور برتر ہے: جاہلوں سے منہ پھیر لے۔

ولید پلید جس کی علمی لیاقت پر ماشاء اللہ خود اسی تحریر کا ایک ایک فقرہ گواہ:

(۱) خاک بر سر مضامین، الفاظ تک ٹھیک نہیں نثر نثرۂ نثار تنظم نظم پر دیں۔

(۲) عبارت ماثبت ترکہ ترجمہ جس کی حرمت۔

(۳) اصل عبارت خود مفسر مقصود کہ ترک حلق یقیناً قطعاً متواتر بلکہ ضروریات دین سے ہے۔

(۴) ترجمہ دیکھئے تو دور موجود کہ حرام کی حد میں حرمت ماخوذ۔

(۵) سنن ابی داؤد شریف سے نقل میں عجب مضحکہ خیز جہل وسفاہت از روئے چالاکی کچھ براہ جہالت اصل حدیث حسن متصل سند کہ نہ صرف سنن ابی داؤد بلکہ صحیح مسلم و سنن نسائی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و مسند امام احمد وغیرہا اجلّہ کتب معتمدہ و مشہورہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ خود حضور پر نور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں، دس چیزیں اصل فطرت و شرائع قدیمہ مستمرۂ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتحیۃ سے ہیں۔ از انجملہ لبیں کتروانی اور داڑھی بڑھانی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج فرمایا، امام ابوداؤد نے سکوت کیا، امام ترمذی نے ھذا حدیث حسن[2] (یہ حدیث حسن ہے۔ت) کہا، اس کی وقعت چھپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی روایت ہے (ام المومنین) کس کا ارشاد ہے (حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم) دوسری حدیث کہ خود نفس اسناد میں امام ابوداؤد نے اس کی سند میں ارسال یا انقطاع

---

[1] القرآن الکریم ۷/ ۱۹۹

[2] صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹

سنن ابی داؤد باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸

جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی تقلیم الاظفار امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۰

کا پتا بتا دیا تھا تابعی تک رکھتے ہیں تو مرسل ہوتی ہے، صحابی تک پہنچاتے ہیں تو منقطع ہوتی جاتی ہے، ناقل عاقل ابتداء سے اس کی سند نقل کر لایا، جب اس پر آیا صاف قطع کر کے الی آخرہ پردہ چھپایا حالانکہ اہل علم کے نزدیک اسی قدر نقل اُس کا حال جاننے کو بس تھی ارسال و انقطاع سے قطع نظر کیجئے خود سند میں سلمہ بن محمد مجہول اور علی بن جدعان شیعی ضعیف واقع۔ اصل عبارت سنن ابی داؤد یوں ہے:

حدثنا موسٰی بن اسمٰعیل و داؤد بن شبیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید[عہ۱] عن سلمۃ[عہ۲] عن محمد بن عمار بن یاسر قال موسٰی عن ابیہ[عہ۳] وقال داؤد عن عمار[عہ۴] بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وزاد والختان[1] الخ۔

موسٰی بن اسمٰعیل اور داؤد بن شبیب نے ہم سے بیان کیا، دونوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، اس نے علی بن زید، اس نے سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایت کی۔ موسٰی نے کہا (عن ابیہ) یعنی اس نے اپنے باپ سے اُسے روایت کیا۔ داؤد نے کہا عن عمار بن یاسر یعنی اس نے عمار بن یاسر سے روایت کی (اللہ تعالٰی ان سب سے راضی ہو) حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، امورِ فطرت میں سے ہیں، کُلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، پھر اس طرح حدیث بیان کی اور داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا اور ختنہ کرنے کا اضافہ فرمایا الخ۔ (ت)

(۶) پھر اس حدیث کو اس کے مخالف سمجھنا کیسی جہالت بیہزہ اُس میں تو خود مِنْ تبعیضیہ موجود ہے کہ فرمایا خصالِ فطرت سے بعض چیزیں یہ ہیں، خود معلوم ہوا کہ بعض اور بھی ہیں، تو داڑھی بڑھانے

عہ۱ ضعیف من الرابعۃ ۱۲ (تقریب التہذیب ترجمہ ۴۷۵۰ علی بن زید بیروت ۱/۶۹۴)
عہ۲ مجہول من الخامسۃ ۱۲ (" " ۲۵۱۷ سلمہ بن محمد " ۱/۳۷۹)
عہ۳ مقبول من الثالثۃ ۱۲ تقریب (" " ۷۰۴۱ موسٰی بن ابی موسٰی " ۲/۲۲۹)
عہ۴ روایتہ عن جدہ مرسلۃ ۱۲ میزان

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۸

کا اس میں ذکر نہ آنا حدیث ام المومنین کا کب مخالف ہوسکتا ہے اور یہ تو جاہلوں سے کیا کہا جائے اہل علم جانتے ہیں کہ ایسی جگہ عدد میں بھی حصر مقصود نہیں ہوتا بلکہ اعانت ضبط و حفظ کے لئے صرف مذکورات کا شمار کرنا، ولہٰذا ہم اس حدیث دوم کی زیادات یعنی ختان و استضاح کو بھی خصال فطرت سے مانتے ہیں اور حدیث اول کو باآنکہ اس میں عدد مذکور ہے اس کا نافی نہیں جانتے عشر من الفطرۃ (دس کام فطرت میں سے ہیں۔ت) نہیں الفطرۃ عشر (فطرتی کام دس ہیں۔ت) ہوتا جب بھی زیادہ کے منافی نہ تھا ولہٰذا ابوبکر بن العربی نے شرح ترمذی میں خصال فطرت کا عدد تیس تک پہنچایا۔ اتحاف السادۃ المتقین میں ہے:

مفهوم العدد ليس بحجة لانه اقتصر فی حدیث ابی هریرة علی خمس و فی حدیث ابن عمر علی ثلث و فی حدیث عائشة علی عشرهم و ورد غیرها وقد تقدم انها ثلثة عشر واوصلها ابوبکر بن العربی الی ثلثین[1]

عدد کا مفہوم حجت نہیں کیونکہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں صرف پانچ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث میں تین پر اور ام المومنین سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی حدیث میں دس کا ذکر ہے حالانکہ ان کے علاوہ بھی امور وارد ہوئے ہیں (لہٰذا اگر مفہوم عدد حجت ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ مترجم) اور اس سے قبل ذکر ہوا ہے کہ امورِ فطرت تیرہ ہیں۔ علامہ ابوبکر ابن عربی نے انھیں تیس تک پہنچایا ہے۔(ت)

فتاوٰی فقیر کے مجلد رابع میں مسئلہ بوجوہ افضلیت حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور تفصیل بازغ دیکھنی ہو تو فقیر کا رسالہ البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص ملاحظہ کیجئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کہیں فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بست۔ مسلم[2] عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه۔

میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ (مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

کہیں فرمایا:

اعطیت خمسا لم یعطهن احد من قبلی۔

مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین کتاب اسرار الطہارۃ فصل فی اللحیۃ عشر الٰی آخرہ دار الفکر بیروت ۲/۴۲۹

[2] صحیح مسلم کتاب المساجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۹

الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(امام بخاری و مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ایک حدیث میں ہے:

فضلت علی الانبیاء بخصلتین۔ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔ (بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دوسری میں ہے:

ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یؤتھن نبی قبلی۔ ابن ابی حاتم وعثمان الدارمی وابونعیم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جبریل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔ (ابن ابی حاتم وعثمان الدارمی و ابونعیم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

طرفہ یہ کہ ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے کسی میں کچھ کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض کہی جائیں گی یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر، حاش للہ ان کے فضائل نامقصور اور خصائص نامحصور، بلکہ حقیقۃً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً انھیں تمام انبیاء و مرسلین وخلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام و عام مطلق ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب انھیں سے ملا اور جو انھیں ملا وہ کسی کو نہ ملا، ؏

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(یا رسول اللہ! جو جو خوبیاں تمام انبیاء کو دی گئیں وہ تمام کی تمام تنہا آپ کو دے دی گئیں۔ ت)

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا، کس کے ہاتھ سے ملا، کس کے طفیل میں ملا، کس کے پرتو سے ملا، اُسی اصل ہر فضل و منبع ہر جود و سرا ایجاد و تخم وجود سے، صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

۱؎ صحیح البخاری کتاب التیمم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۸
صحیح مسلم کتاب المساجد " " " ۱/ ۱۹۹
۲؎ مجمع الزوائد بحوالہ البزار کتاب علامات النبوۃ باب عصمتہ من القرین دار الکتاب بیروت ۸/ ۲۲۵
۳؎

ع‍ فانما اتصلت من نورہ بھم

(اسی کے نور سے ہی یہ سب کچھ ان تک پہنچا ہے۔ت)

۵ انما مثلوا صفاتك للناس کما مثل النجوم الماء

(تمھاری صفات لوگوں کے لئے منعکس ہوگئیں جیسے ستارے پانی میں منعکس ہوجاتے ہیں۔ت) [یعنی اصلی صفات تو آپ کو بفضلہٖ تعالٰی عطا ہوئیں البتہ دیگر اہل فضل وکمال میں آپ کی صفات کا پرتو اور عکس ہے، جیسا کہ پانی میں اس کے صاف وشفاف ہونے کی وجہ سے ستاروں کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ مترجم]

یہ تقریر فقیر نے اس لئے ذکر کی کہ حدیث خمس من الفطرۃ (پانچ کام فطرت سے ہیں۔ت) یا الفطرۃ خمس (فطرتی کام پانچ ہیں۔ت) یا قول ابن عباس خمس کلھا فی الرأس (پانچ کام سب سر کے متعلق ہیں۔ت) دیکھ کر سفہا کو سودا نہ اچھلے۔

(۷) کمال سفاہت یہ کہ ایک سند کے سب راویوں کو جُدا جُدا شمار کرکے حکم لگا دیا ان نو دس رواۃ نے یوں روایت کی حالانکہ سلسلہ سند میں اگر کے از مگرے ہزار تک عدد رواۃ پہنچے تو وہ ایک ہی راوی کی روایت ہے اس میں تعدد نہیں ہوسکتا جب تک مرتبہ واحدہ میں متعدد راوی نہ ہوں ورنہ سند عالی سے نازل اشرف ہو خصوصًا ان کے نزدیک جو کثرت رواۃ سے ترجیح مانتے ہیں حالانکہ یہ بالبداہتہ باطل وہ تو خیر گزری کہ یہ شخص خود سلسلہ تک کوئی سند متصل نہ رکھتا تھا ورنہ آپ سمیت کوئی تیس چالیس گن دیتا کہ اتنے راویوں نے اعفاء ذکر نہ کیا۔

(۸) کچھ پڑھا لکھا ہوتا تو اپنی ہی نقل کردہ عبارت دیکھتا کہ ابوداؤد نے لم یذکر اعفاء اللحیۃ (اس نے داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا۔ت) بصیغہ واحد فرمایا ہے کہ اس راوی نے اعفاء لحیہ کا ذکر نہ کیا یا لم یذکروا بصیغہ جمع ظاہرًا اپنی نقل میں جو لم یذکروا اعفاء اللحیۃ واقع ہوا اور واو عاطفہ کو واو جمع سمجھا اور سابق ولاحق کے تمام صیغ مفردہ ذکر نہ اذقال لم یذکر سے آنکھیں بند کرکے صاف "لم یذکروا" بنالیا کہ تمام رجال سند کو شامل ہو۔

(۹) لطیف تر یہ کہ ان سب رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا بے علم بے چارہ "قولھم" کے معنی بھی نہیں جانتا اور ناحق وناروا آثار موقوفہ ومقطوعہ کو قول رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ٹھہرائے دیتا ہے، ابن عباس صحابی ہیں اور مجاہد وبکر وطلق تابعین، یہ آثار خود انھیں حضرات کے اپنے قول ہیں نہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ

وسلم کے ارشاد۔

تنبیہ: طلق سے ان کا قول بھی دونوں طرح مروی، نسائی نے[1] بسند صحیح ان سے دس کامل روایت کیں جن میں توفیر اللحیہ موجود۔

(۱۰) لطف بر لطف یہ کہ ان سب نے اس کی جگہ مانگ روایت کی، اللہ اللہ اتنا بے ادراک اور ایسا بیباک، ذرا کسی ذی علم سے عبارتِ ابی داؤد کا ترجمہ کرا کر دیکھے کہ وہ مانگ کا ذکر صرف اثر ابن عباس میں بتاتے ہیں یا ان سب کی روایت میں ٹھہراتے ہیں، بے علم کے نزدیک گویا عدم ذکر اعفاء لحیہ کے معنی ہی یہ ٹھہرے ہیں کہ اس کی جگہ مانگ کا ذکر کیا۔

(۱۱) جب جہالت کی یہ حالت تو اس کی کیا شکایت کہ اپنے اس زعم باطل میں فرق واعتبار کا ذکر وشمار میں تبادل سمجھ کر دونوں کا حکم یکساں ٹھہرا دیا، ایسا ہوتا بھی تو اس کا حاصل صرف اتنا نکلتا کہ جس بات کا یہاں تذکرہ ہے یعنی خصالِ فطرت سے ہونا اس میں دونوں شریک ہیں نہ یہ کہ سب احکام میں یکساں ہیں، عمدۃ القاری وفتح الباری وارشاد الساری شروح صحیح بخاری وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

واللفظ للخطیب هذه الخصال منها ما هو واجب کالختان وما هو مندوب ولا مانع من اقتران الواجب بغیره کما قال تعالٰی کلوا من ثمره اذا اثمر واٰتوا حقه یوم حصاده فالایتاء الحق واجب والاکل مباح[2]۔

الفاظ خطیب بغدادی کے ہیں ان خصائل میں سے بعض واجب ہیں جیسے ختنہ، اور بعض مستحب ہیں اور کسی واجب کو دوسرے کے ساتھ جوڑنے اور ملانے میں کوئی مانع نہیں جیسا کہ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: کھاؤ ان کا پھل جب وہ پھل لائیں اور کٹائی کے دن کا حق ادا کرو (یہاں آیت میں) حق ادا کرنا واجب ہے جبکہ کھانا مباح ہے (یہاں واجب، غیر واجب دونوں کا یکجا ذکر ہوا)۔ (ت)

(۱۲) پھر چالاکی یہ کہ اس کے متصل جو امام ابو داؤد نے دوسری حدیث مرفوع حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ایک اثر امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر کیا کہ ان میں بھی داڑھی بڑھانے کو شمار فرمایا، ناقل عاقل اسے اڑا گیا۔ عبارت سنن یہ ہے:

وفی حدیث محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن

محمد بن عبد اللہ ابن مریم کی حدیث میں بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

[1] سنن النسائی کتاب الزینۃ باب من السنن الفطرۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۷۴

[2] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب اللباس باب قص الشارب دار الکتاب العربی بیروت ۸/ ۴۶۲

النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واعفاء اللحیۃ عن ابراھیم النخعی نحوہ وذکر اعفاء اللحیۃ والختان[1]

انھوں نے حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے روایت فرمائی، اور داڑھی بڑھانا۔ ابراہیم نخعی سے اسی طرح کی روایت ہے، انھوں نے داڑھی بڑھانا اور ختنہ کرنا دونوں کا ذکر فرمایا۔ (ت)

(۱۳) کمال جہالت دیکھئے کہ اپنے مقام اجتہاد سے تنزل کرکے داڑھی بڑھانے کو فرض، منڈانے کو حرام تسلیم کرنا اور اس تسلیم کی تقدیر پر امر اباحت کے لئے ہونے سے جواب دیتا ہے بے عقل نے کون سکے کہ جب حرمت تسلیم پھر اباحت کہاں۔

(۱۴، ۱۵، ۱۶) اللہ عزوجل کے پاک مبارک رسولوں سے استہزاء، انھیں بے اعتدالی کا مرتکب بتانا، شرع مطہر کو بے اعتدالیوں کا پسند کرنے والا ٹھہرانا، موسٰی کلیم اللہ و ہارون نبی اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کی نسبت وہ ملعون الفاظ کہ دشمن نے بڑھی داڑھی الخ، ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کی ریش مطہر بڑی ہونا قرآن عظیم سے ثابت جان کر پھر وہ ناپاک ملعون شعر دو تین بال پر اعتدال بند اور شریعت و انبیاء کو بڑھانا پسند، ان باتوں کا جواب کفرستان نہیں دیا ہو سکتا ہے مگر قیامت قریب ہے،

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[2]۔ قل اباللہ و ایٰتہ و رسولہ کنتم تستھزءون[3]۔ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب عظیم[4]۔

عنقریب ظالم جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹ جایا کرتے تھے یا انھیں کس کروٹ پر پلٹنا ہوگا۔ فرما دیجئے کیا اللہ تعالٰی، اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ ہنسی مزاح کرتے ہو۔ اور جو لوگ اللہ تعالٰے کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (ت)

جب جہل وجہالت وشیوہ جاہلیت و بیقیدی و جرأت کی یہ نوبت تو کلام و خطاب کا کیا محل اور حق کے حضور گردن جھکانے کی کیا امید، مگر قرآن عظیم نے جہاں اعراض کا حکم بتایا فاصدع بما تؤمر[5] (کھول کر بیان کرو جیسا کہ تم کو حکم دیا جاتا ہے۔ ت) و لتبیننہ للناس[6] (لوگوں کے لئے واضح

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸
[2] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷
[3] القرآن الکریم ۹/ ۶۵
[4] " " ۹/ ۶۱
[5] " " ۱۵/ ۹۴
[6] " " ۳/ ۱۸۷

طور پر) بیان کردو ۔ ت) بھی ارشاد فرمایا، لہٰذا ایضاحِ حق وازاحتِ باطل واستیصالِ شبہات و استحصالِ دلائل کے لئے یہ چند تنبیہیں مکتوب اور مسلمانوں کے حق میں حضرت حق سے حق پر استقامت مطلوب، وماتوفیقی الّا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب (مجھے توفیق نہیں ہوسکتی سوائے اللہ تعالٰی کے فضل وکرم کے، اور میرا اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔ ت)

تنبیہ اوّل مسلمانو! تمہارے رسول اکرم سید عالم عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو رب عزوجل نے علم اولین وآخرین عطا فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل شیئ [1] ہر چیز کا روشن بیان، تفصیل کل شیئ [2] ہر شئی کی کامل شرح، ما فرطنا فی الکتب من شیئ [3] ہم نے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا، اس میں تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہیں بلکہ ازلاً ابداً جمیع کوائن وحوادث بالاستیعاب موجود ہیں، امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم۔ رواہ الترمذی [4]

قرآن اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شئے کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا۔ ت)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں:

لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ۔ ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی

اگر میرے اونٹ کی رسّی گم ہوجائے تو قرآن عظیم میں اسے پالوں۔ (ابن ابی الفضل مرسی نے

عہ ذکر الامام السیوطی ھذہ الاٰیۃ فی النوع الخامس والستین من کتابہ الاتقان مفیدا ان المراد بالکتاب القراٰن ۱۲۔

امام سیوطی نے اپنی مشہور تفسیر الاتقان فی علوم القراٰن کی پینسٹھویں نوع میں اس آیت کریمہ کا ذکر فرمایا ہے اور یہ فائدہ بیان فرمایا کہ (یہاں) آیت میں کتاب سے قرآن مجید مراد ہے ۱۲۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۸۹ [2] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۱۱ [3] القرآن الکریم ۶/ ۳۸
[4] جامع الترمذی ابواب فضائل القرآن امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۱۴

نقل عنه فی الاتقان[1]۔ — اسے ذکر فرمایا اُلاتقان میں ان سے نقل کیا گیا (ت)

امیر المومنین علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

لوشئت لاوقرت من تفسیر الفاتحۃ سبعین بعیرا[2]۔ — میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔

ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کے ہزار اجزاء، حساب سے تقریباً پچیس لاکھ جُز آتے ہیں، یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی، پھر یہ علم علم علی ہے، اس کے بعد علم عمر، اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے، "ذھب عمر بہ تسعۃ اعشار العلم" عمر علم کے نو حصے لے گئے۔ کان ابوبکر اعلمنا ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا، پھر علم نبی تو علم نبی ہے، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ غرض قرآن عظیم و فرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم، جس قدر فہم اسی قدر علم۔

وتلك الامثال نضربها للناس وما یعقلھا الا العلمون[3]۔ — ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں جنہیں صرف علم والے ہی سمجھ سکتے ہیں (ت)

کہاوتیں ارشاد تو سب کے لئے ہوئی ہیں پر اُن کی سمجھ انھیں کو ہے جو علم والے ہیں، پھر علم کے مدارج بے حد متفاوت وفوق کل ذی علم علیم[4] (ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ ت) عالم امکان میں نہایات نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلٰی آلہٖ افضل الصلوات والتحیات، ولہذا ارشاد ہوا:

انا انزلنا الیك الکتٰب بالحق لتحکم بین الناس بما ارٰك اللہ[5]۔ — ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اتاری تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو کچھ آپ کو اللہ تعالٰی نے دکھا دیا ہے اسکی روشنی میں (ت)

---

[1] الاتقان فی علوم القرآن النوع الخامس والستون مصطفی البابی مصر ۲/ ۱۲۶

[2] ؍؍ ؍؍ ؍؍ النوع الثامن والسبعون ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲/ ۱۸۶

[3] القرآن الکریم ۲۹/ ۴۳

[4] ؍؍ ۱۲/ ۷۶

تو حضور کا جو کچھ حکم جو کچھ رائے جو کچھ طریقہ جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى[1] (یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف ہی ہر کام کی انتہا ہے۔ت) سب قرآن عظیم میں ہے: اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى[2] (وہ تو صرف وحی ہے جو ان پر کی گئی۔ت) مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے علم تام وشامل سے جانا کہ آخر زمانہ میں کچھ بددین مکّار بدلگام فاجر ایسے آنے والے ہیں کہ ہمارا جو حکم اپنی اندھی آنکھوں سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے منکر ہوجائیں گے،

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتہم تاویلہ کذلک کذب الذین من قبلہم فانظر کیف کان عاقبۃ الظّٰلمین[3]

بلکہ انھوں نے اس کو جھٹلایا جس کو بذریعہ علم وہ احاطہ نہ کرسکے حالانکہ ابھی ان کے پاس اس کی کوئی تاویل نہیں آئی تھی، یونہی ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا پھر دیکھو ظالموں کا کیسا (عبرتناک) انجام ہوا۔(ت)

لہذا حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا:

الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ۔ رواہ الائمۃ[4] احمد والدارمی وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

سُن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل، خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو، حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔ (ائمہ کرام مثلاً امام احمد، دارمی، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے تقریباً ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے)

---

[1] القرآن الکریم ۵۳/۴۲
[2] القرآن الکریم ۵۳/۴
[3] " ۱۰/۳۹
[4] جامع الترمذی ابواب العلم ۲/۹۱ وسنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ ۲/۲۷۶
مسند احمد بن حنبل عن المقدام ۴/۱۳۱ وسنن ابن ماجہ مقدمۃ الکتاب ص ۳
سنن الدارمی باب السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ دار المحاسن القاہرہ ۱/۱۱۴

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لاالفین احدکم متکئا علٰی اریکتہ یاتیہ الامر مما امرت بہ اونہیت عنہ فیقول لاادری ماوجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ۔[1] رواہ احمد وابوداؤد والترمذی و ابن ماجۃ والبیہقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

خبردار! میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا یا اس سے نہی فرمائی ہو، تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائیں گے اسی کی پیروی کریں گے۔ (امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اس کو حضرت ابورافع رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالہ سے روایت کیا۔ ت)

اور ایک حدیث میں ہے حضور والاصلوٰۃ اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ نے فرمایا:

ایحسب احدکم متکئا علٰی اریکتہ قد یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ھذا القراٰن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القراٰن او اکثر۔[2] رواہ ابوداؤد عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

کیا تم میں سے کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سُن لو خدا کی قسم میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔ (امام ابوداؤد نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اسے روایت کیا۔ ت)

اس منکر کا داڑھی بڑھانے کے حکم کو کہنا قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بناء پر احادیث صحیحہ سیدالمرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ کہہ کر رَد کر دینا کہ داڑھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا وہی پیٹ بھرے بے فکرے بے تیسے پے بھرے کی بات ہے جس کی پیشگوئی حضور

---

[1] جامع الترمذی ابواب العلم ۲/۹۱ و سنن ابی داؤد کتاب السنۃ ۲/۲۷۶ و سنن ابن ماجہ مقدمۃ الکتاب ص ۳

[2] سنن ابی داؤد کتاب الخراج والامارۃ باب التعشیر اہل الذمۃ الخ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۷۶

عالم ماکان وما یکون فرماچکے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ سچ فرمایا رب جل وعلا نے:

فلا وربك لایؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔[1]

تمھارے پروردگار کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک وہ آپس کے جھگڑوں میں تمھیں حاکم تسلیم نہ کرلیں، پھر تمھارے فیصلہ سے اپنے دلوں میں ذرا سی تنگی بھی محسوس نہ کریں بلکہ اسے دل وجان سے بغیر کسی کھٹک کے مان لیں۔ (ت)

قرآن عظیم قسم کھا کر فرماتا ہے کہ اے نبی! جب تک تیری باتیں دل سے نہ مان لیں ہرگز مسلمان نہ ہونگے طوطے کی طرح زبان سے لاکھ کلمہ رٹے جائیں کیا ہوتا ہے۔

تنبیہ دوم: مسلمانو! یہ گمراہ قوم جن کی پیشگوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف حدیثوں ہی کے منکر نہیں بلکہ حقیقۃً قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور دین متین کو ناقص وناتمام بتانے والے ہیں، حدیثیں تو یوں چھوڑ دیں کہ انبیاء صرف درستی اخلاق کے لئے آتے ہیں حدیثوں کی باتیں اخلاق سے ہوتیں تو قرآن میں کیوں نہ آتیں ورنہ قرآن اخلاقی احکام سے خالی اور دین ناقص ٹھہرتا ہے، جب مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیثیں یوں بیکار گئیں پھر اور کسی کی بات کا کیا ذکر، فبای حدیث بعدہ یؤمنون[2] (پھر وہ اس کے بعد (یعنی قرآن مجید کے بعد) اور کس چیز پر ایمان لائیں گے۔ ت) اب [illegible] وہ احکام رہ گئے جن کی صاف تصریح کتاب اللہ میں ہے ان کے سوا سب اخلاق سے خارج تہذیب واخلاق کے ہزاروں احکام جن میں کوئی ذی عقل نزاع نہ کرسکے معاذ اللہ اسلام کے نزدیک مہمل ومعطل اور تمامی دین باطل ومختل، مثلاً مردوں کا داڑھی مونچھ منڈوا کر بال بڑھا کر چوٹی گندھوا کر ہاتھ پاؤں میں مہندی رچا کر زنانہ کپڑے گوٹہ پٹھے مسالے کے پہن کر سر سے پاؤں تک جڑاؤ گہنوں سے بن ٹھن کر ہزاروں کے مجمع میں ناچنا بھاؤ بتانا کس آیت میں حرام لکھا ہے، اعضائے رجولیت کٹا کر زنخہ بننا ناک پر انگلی رکھ کر تالیاں بجانا کس سورۃ میں منع آیا ہے وعلٰی ھذا القیاس ہزاروں افعال وسواس خناس، اب منکر متکبر سے پوچھا جائے کہ ان افعال اور ان کے امثال کو معاذ اللہ ملت اسلام میں حلال بتا کر دین کو عیاذًا باللہ سخت بیہودہ وناممذب بنائے گا یا شرعاً حرام ٹھہرا کر نصوص قرآنیہ خالی پاکر معاذ اللہ قرآن عظیم کو ناقص ناتمام بتائے گا ایسے حضرات کی تمام جدید تحقیقات شنیعہ کا اندرونی بخار وہی پادریوں کو خفیہ اعانت دینا اور دین متین کا مضحکہ اڑانا ہوتا ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[3] (عنقریب ظالم جان لیں گے کہ وہ

---

[1] القرآن الکریم ۴/ ۶۵ — [2] القرآن الکریم ۷۷/ ۵۰ — [3] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت) بہت اچھا اگر داڑھی منڈانا حرام نہیں کہ قرآن عظیم میں اُس کے احکام نہیں تو جہاں اس پر عمل ہے یہ پوری شرافت کے افعال بھی برت کر دکھا دیں کہ ان کی تحریم بھی قرآن میں کہیں نہیں، پوری ہی گائے نہ کھائیے کہ دین نیچر کے کامل مومن کہلائیے، اچھا نہ سہی قرآن میں کہیں ناک کٹانا بھی حرام نہیں لکھا الانف بالانف (ناک کے بدلے ناک۔ ت) میں دوسرے کی ناک کاٹنے پر سزا ہے اپنی قطع کرانے کا ذکر کیا ہے ایک کاٹ کر دوسری کہاں سے لائیے گا کہ الانف بالانف کا محل پائیے گا جہاں داڑھی منڈائی ہے، یہ اونچی گوٹ آنکھوں کی اوٹ جس نے ناحق چہرہ ناہموار کر رکھا ہے اسے بھی دھتا بتائیں لوگ چار ابرو کا صفایا بولتے ہیں، یہ پانچوں کا نٹھ کمیت ہو جائیں خیر آپ اس پر عمل نہ کریں مگر آپ کی تحریر تو ضرور ہانکے پکارے کہے گی کہ دین اسلام ایسا ناقص دین ہے جس میں ناک کٹانا حرام نہیں یا قرآن عظیم ایسی کتاب ہے جس میں ایسے جرموں پر کچھ الزام نہیں۔

تنبیہ سوم: منکر متکبر کا اثبات حرمت میں قرآن عظیم کے ساتھ حدیث متواتر و مشہور کا نام لے دینا محض عیاری و دنیا سازی یا عجب کور دانہ تناقض بازی ہے ہم پوچھتے ہیں جو کسی حدیث متواتر یا مشہور میں آئے قرآن عظیم میں بھی موجود ہے یا نہیں، اگر ہے تو حدیث کی کیا حاجت، اور اس سے تو حدیث کی مخالفت، اور اگر نہیں تو اب پُوچھا جائے گا کہ وہ حکم از قبیل اخلاق ہے یا نہیں، اگر ہے تو قرآن عظیم احکامِ اخلاقی سے خالی اور دین معرض نقص و بے کمالی، اور نہیں تو تمہارا مطلب حاصل کہ ایسے حکم کا شرعی ہونا باطل، بہت ہو تو مچھلی کا سا شکار سہی، حرمت و فرضیت کس نے کہی۔ مسلمانو! دیکھتے جاؤ کہ ان حضرات کے تمام خیالات کا حاصل بے حاصل وہی ابطال شرع مطہر و اکمال بیقیدی اہل نیچر ہے وبس' وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1] (وہ لوگ جو ظالم ہیں انھیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس کروٹ پلٹا کھانے والے ہیں۔ ت)

تنبیہ چہارم: بعینہٖ اسی دلیل سے اجماع بھی باطل' پھر قیاس کس گنتی شمار میں رہے، اور امر قرآنیہ منکر نے اذا حللتم فاصطادوا[2] (جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ ت) سے اس کا جواب بھی گھڑ دیا' ہر امر میں یہی احتمال قائم، کیا معلوم کہ یہ انھیں احکام میں ہو جن کا نہ کرنا عتاب درکنار موجب عتاب بھی نہیں پھر ایک یہی چلتا فقرہ تمام نواہی قرآنیہ کو بس ہے کہ جس طرح امر کبھی اباحت کے لئے ہوتا ہے یُونہی نہی بھی ارشادی ہوتی ہے غرض ایک ہی کرشمے میں شریعت محمدیہ کے تمام اوامر و نواہی بیکار اور معطل ہو کر رہ گئے، سچ ہے انسانی آزادی اس کی منادی، قید ملت کہاں کی علت، مگر افسوس یہ آنکھوں کے اندھے عقل کے اوندھے سمجھے کہ

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

[2] القرآن الکریم ۵/ ۲

آزاد ہوئے، اور حقیقت دیکھو تو برباد ہوئے، اللہ واحد قہار کی بندگی سے سر نکالا اور ابلیس لعین کا پٹا گلے میں ڈالا، بندگی تو ہر حال رہی اللہ کی نہیں ابلیس کی سہی ؎

ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

(دیکھو تو سہی کہ تم نے کس سے تعلق توڑا اور کس سے جوڑا یعنی کس سے کٹ کر جدا ہو گئے اور کس سے وابستہ ہو کر مل گئے۔ ت)

تنبیہ پنجم: مخالفت مشرکین کے وہ معنی لینا اور داڑھی رکھنے منڈانے دونوں میں مخالفت بتانا کلام پاک حضور سید لولاک صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے کھلا استہزاء و تمسخر ہے، اللہ اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا ارشاد اطہر اور ایک ناپاک بیباک بے ادراک کا کہنا کہ فیہ نظر" (اس میں ایک اعتراض واشکال ہے۔ ت) پھر اسے دیدہ و دانستہ بازیچہ بنانا یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون[1] (وہ لوگ کتاب کو سمجھنے کے بعد اسے بدل ڈالتے ہیں جبکہ وہ (اس حقیقت کو) اچھی طرح جانتے ہیں۔ ت) کا شیوہ دکھانا۔

اولاً دنیا میں کوئی اَن پڑھ سے اَن پڑھ بھی خلافِ مشرکین کا یہ مطلب سمجھے گا کہ مشرکین روٹی کھاتے ہیں تم بھوکے رہو، وہ پانی پیتے ہیں تم پیاسے مرو، خلافِ مشرکین شعارِ مشرکین میں ہے نہ یہ کہ کوئی مشرک ہمارے بعض افعال اختیار کرلے یا جس فعل کو ہماری شرع مطہر نے پسند فرمایا وہ کسی فرقہ مشرکہ سے بھی واقع ہو تو ہم چھوڑ دیں۔

ثانیاً یہی معنی مراد ہوتے تو معاذ اللہ حکم کس قدر فضول و مہمل تھا، جو بات ایک کام کرو تو بھی حاصل نہ کرو تو بھی حاصل، اس کے لئے اس کام کا حکم دینا تحصیل حاصل۔

ثالثاً ترجیح بلا مرجح اس کے عکس کا کیوں نہ حکم ہوا کہ خلافِ مشرکین اس میں بھی تھا۔

رابعاً بلکہ ترجیح مرجوح کہ داڑھی منڈے مشرک مہینوں کی راہ دور ایران وغیرہ میں تھے اور داڑھی والے اہل عرب اپنے ہی وطن میں اپنے ہی شہروں میں، تو خلافِ مشرکین انھیں کے خلاف ظاہر ہوتا۔ یوں تو کوئی ایرانی کبھی اتفاق سے آجاتا تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلافِ مذہبی نہ سمجھتا بلکہ قومی و ملکی کہ اس ملک کے مسلم و کافر سب کو اپنے خلاف دیکھتا۔

خامساً اللہ اکبر اگر حدیث فقط اس قدر ہوتی کہ خالفوا المشرکین مشرکوں کا خلاف کرو۔

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۷۵

توشاید کسی کچے جنونی بچے مجنونی کو ایسے جنون جاگتے مجنون سے بھاگتے، مگر حدیث میں تو صراحۃً خود اُس خلاف کی شرح فرمادی تھی: احفوا الشوارب واعفوا اللحی مشرکین کا یُوں خلاف کرو کہ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ اس کے یہ معنی لینا کہ ان کا خلاف کرکے بڑھاؤ خواہ اُن کی مخالفت کرکے منڈواؤ، کیسی کھُلی تحریف اور کیسا صریح استہزا ہے، اللہ اکبر مصطفےٰ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وسعتِ علم جس طرح عجائبِ قرآنِ عظیم غیر متناہی ہیں یونہی عجائبِ حدیث کی حد نہیں، کریمہ لاتزر وازرۃ وزر اخرٰی وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا[1] (کوئی بندہ کسی دوسرے بندے کا بوجھ (بروزِ قیامت) نہیں اٹھائے گا اور ہم جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں عذاب نہیں دیتے یعنی اتمامِ حجت کے بغیر مبتلائے عذاب نہیں کرتے۔ ت) کے لطائف سے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے شمار فرمایا کہ دونوں جملے دو مشکل مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ فرماتے ہیں، پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور دوسرا اہلِ فترت پر دلیل شافی ہے ان دونوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا نظمِ قرآنی کے عجیب دقیقہ سے ہے ذکرہ فی رسالۃ فی الابوین الکریمین (امام سیوطی نے حضور اکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے والدین کریمین کے اسلام کے موضوع پر جو رسالہ تحریر فرمایا اس میں اسی کا ذکر فرمایا۔ مترجم) حقیر کہتا ہے امام احمد و طبرانی و ضیاء نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تسرولوا وائتزروا وخالفوا اھل الکتاب قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اھل الکتاب[2]

پاجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصارٰی کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو یہود و نصارٰی کا خلاف کرو۔

یہود و نصارٰی کے یہاں ستر کچھ ضروری نہیں اُن کی قومیں اب تک ننگے نہانے کی عادی ہیں حدیث میں ان دو جملوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسے گراہوں گمراہ پرستوں کے جنون کا کافی علاج ہے جس طرح داڑھی میں مخالفت اہل کتاب کے وہ معنے تراشے یونہی پاجامہ و تہبند میں یہی مطلب بنائیے کہ اہل کتاب سترِ عورت کرتے بھی ہیں تو چاہیے اس عادت کا خلاف کرکے پاجامہ پہنو چاہے اسکی مخالفت سے ننگے پھرو اور پورے مہذب جنٹلمین بنو، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[3]

---

[1] القرآن الکریم ۱۷/ ۱۵

[2] مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابی امامہ باہلی المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۲۶۴-۶۵

[3] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

(عنقریب ظالم جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت)

تنبیہ ششم: فرض و واجب اور اسی طرح حرام و مکروہ تحریمی میں فرق دربارۂ اعتقاد ہے کہ فرض و حرام کا منکر کافر ٹھہرتا ہے،

اما مطلقا کما علیہ ظواھر کلمات الفقہاء الامجاد او علی تفصیل فیہ کما علیہ الاعتماد۔

یا مطلقاً جیسا کہ بزرگ فقہا کرام کے ظاہری کلمات اس پر دلالت کرتے ہیں یا اس میں تفصیل ہے جیسا کہ اس پر اعتماد ہے (ت)

بخلاف اخیرین۔ مگر عمل میں دونوں کا ایک حکم مخالفت میں گناہ و اثم امتثال میں رجائے ثواب خلاف میں استحقاق غضب و عذاب، کما صرح فی کل کتاب (جیسا کہ تمام کتب میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔ ت) اہلِ اسلام اپنے رب کے غضب سے ڈریں اور ان گمراہان گمراہ گر کی چرب زبانیوں پر توجہ نہ کریں بالفرض اصطلاح حنفی میں فرض یا حرام کا اطلاق نہ ہوا تو یہ فرق اصطلاحی تمھارے کس کام آئے گا جبکہ غضبِ جبار و عذابِ نار کا استحقاق بہرحال موجود والعیاذ باللہ الغفور الودود، یقین جانو اس دن کو داڑھی منڈا واحد قہار کے حضور پچھتا جاتی رہے گا وہ آپ اپنی بھڑکائی آگ میں جلے بجھنے کا آئندہ اختیار ربِ مختار، مسلمانو! اس کی ٹھیک مثال یہ ہے کہ کوئی گندہ ناپاک بھینس کا گوبر گدھے کی لید کھایا کرے، جب اس سے کہا جائے تو (..) کھاتا ہے کہے اسے (..) (..) نہیں کہتے یہ تو لید گوبر ہے اس خبیث سے یہی کہا جائے گا کہ یونہی سہی مگر ہر طرح تیرے منہ میں تو گندگی رہی، مسلمانو! مکروہ تحریمی گناہ صغیرہ سہی مگر ہر صغیرہ بعد اصرار کبیرہ اور ہلکا جانتے ہی فوراً اشد کبیرہ۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاصغیرۃ مع الاصرار[1]۔ رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اصرار سے کوئی گناہ چھوٹا نہیں ہوجاتا (بلکہ بڑا ہوجاتا ہے) دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے اس کو روایت کیا ہے اللہ تعالٰی ان دونوں سے راضی ہو۔ (ت)

پھر یہ ظالمین براہ چالاکی حرام حرام کی اصطلاح لئے ہوئے ہیں حقیقۃً مباح محض شیر مادر جانتے ہیں جب تو اذا حللتم فاصطادوا[2] (جب تم حلال ہوجاؤ یعنی احرام کی پابندی ختم ہوجائے

---

[1] الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی حدیث ۷۹۴۳ ابن عباس دارالکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۱۹۹

[2] القرآن الکریم ۵/ ۲

اور احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ت) [یعنی حدود حرم سے باہر شکار تمھاری پسند اور چاہت پر موقوف ہے۔مترجم] کی مثال، اور عقاب در کنار عتاب بھی نہ ہونے کا خیال ہے، شیطان کے بڑھاوے ایسے ہی ہوتے ہیں؛

یعدھم ویمنیھم و ما یعدھم الشیطٰن الا غرورا۔[1]

شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے اور انھیں امید دلاتا ہے اور شیطان ان سے سوائے دھوکے اور فریب کے کوئی وعدہ نہیں کرتا (یعنی اس کا ہر وعدہ سبز باغ اور فریب ہوتا ہے)۔(ت)

انتباہ: سُنا گیا کہ اس منکر متکبر کی طرح کوئی اور حضرت بھی اس مسئلہ میں مخالفتِ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر تُلے ہیں اس نے اباحت محضہ کا ڈنڈا پکڑا وہ اپنے زور زور میں اور راہ چلے ہیں کہ داڑھی منڈانا حرام نہیں، اور مکروہ تحریمی میں خود اختلاف ہے کہ وہ حرمت سے قریب ہے یا حلت سے نزدیک۔ مسلمانو! راہِ فریب سے دُور لا یغرنکم باللّٰہ الغرور[2] (اور ہرگز تمھیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی) یہ ان قائل صاحب کا محض افترائے گندہ و ایجاد بندہ ہے آج تک جہان میں کسی عالم نے مکروہ تحریمی کو قریب بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہیں حضرات شیخین و امام محمد رضی اللہ تعالٰے عنہم میں یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہے اور ان کے نزدیک اقرب بحرام۔ تنویر الابصار وغیرہ عامہ اسفار میں ہے؛

کل مکروہ حرام عند محمد و عندھما الی الحرام اقرب۔[3]

امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ہر مکروہ حرام ہے جبکہ امام صاحب اور امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک حرام سے قریب تر ہے (ت)

اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے، معنیً سب کا ایک مذہب، خود امام محمد رحمہ اللہ تعالٰے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ناقل کہ انھوں نے امام اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ سے عرض کی: اذا قلت فی شیئ اکرہ فما رأیك فیہ جب آپ کسی شئی کو مکروہ فرمائیں تو اس میں آپ کی کیا رائے ہوتی ہے؟ قال التحریم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکرہ فی ردالمحتار[4] عن شرح التحریر

---

[1] القرآن الکریم ۴/۱۲۰
[2] القرآن الکریم ۳۵/۵
[3] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الحظر والاباحۃ مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۳۵
[4] ردالمحتار " " " داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۱۴

للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمھم اللہ تعالٰی (فتاوٰی شامی میں اس کو شرح التحریر کے حوالے سے ذکر فرمایا جو امام ابن امیر الحاج کی تصنیف ہے انھوں نے مبسوط امام محمد سے نقل فرمایا (اللہ تعالٰی ان سب پر رحم فرمائے)۔ ت)

تنبیہ ہفتم آیاتِ قرآنیہ میں ۔ حق فرمایا ہمارے رب جل وعلا نے :

فانھا لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور[1] بے یوں کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ۔

ان بے بصیرتوں کو اگر کبھی کھلی آنکھوں سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی طرف ارشاد اس میں ایک دو نہیں بلکہ بکثرت آیاتِ کریمہ میں موجود ہے اس میں دو طریق ہیں :

اوّل طریق عموم : یہ دو وجہ پر ہے :

وجہ اوّل کہ صحابہ کرام وائمہ اعلام رضی اللہ تعالٰی عنہم امثالِ مقام میں استعمال فرماتے رہے ۔

آیت ۱ : قال اللہ عزوجل :

ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا[2] جو کچھ رسول کریم تمھیں دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

آیت ۲ : قال تعالٰی :

قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم[3] اے نبی! مومنین سے فرمادے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی۔

آیت ۳ : قال عزوجل :

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ[4] جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا۔

رب تبارک وتعالٰی ان آیات اور ان کے امثال میں نبی کا حکم بعینہٖ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہٖ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ احادیث میں ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں جو اخلاقی حکم حدیث میں ہے کہ کتاب اللہ اس سے ہرگز خالی نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہو۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۲ /۴۶
[2] القرآن الکریم ۵۹ /۷
[3] القرآن الکریم ۴ /۵۹
[4] القرآن الکریم ۴ /۸۰

احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ سب ائمہ اپنی مسند و صحاح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا:

لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ۔

اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔

یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ــــ فرمایا:

مالی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھو فی کتاب اللہ۔

مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔

اُن بی بی نے کہا: میں نے قرآن اوّل سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا ــــ فرمایا:

اِن کُنتِ قَرَأتِیْہِ لَقَدْ وَجَدْتِیْہِ - اما قرأت ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔

اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا یہ بیان اس میں ضرور پاتیں - کیا تم نے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمھیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

اُنھوں نے عرض کی: ہاں ــــ فرمایا: فانہ قد نھی عنہ[1] تو بے شک نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔

منکر دیکھے کہ اس کا خیال وہی اُن بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہٖ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کا جواب ہے یا نہیں - یہ بی بی اُمّ یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین وثقات صالحات سے

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مکتب الاسلامی بیروت ۱/۴۳۳
صحیح البخاری کتاب اللباس باب الوصلۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۷۹
سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب صلۃ الشعر آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۱۸
جامع الترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی الواصلۃ الخ امین کمپنی دہلی ۲/۱۰۲
سنن النسائی کتاب الزینۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۲۹۳

ہونے میں توکلام نہیں، اور حافظ الشان نے فرمایا، صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں۔ بہرحال ان کی فضیلت و صلاح قبول حق پر باعث ہوئی سمجھ لیں اور اس کے بعد خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کریں۔

كما رواه البخاري[1] من طريق عبد الرحمٰن بن عابس عنها رضي الله تعالٰى عنهما۔

جیسا کہ امام بخاری نے عبدالرحمٰن ابن عابس کے طریقہ سے، اس نے بی بی صاحبہ سے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حوالہ سے اس کو روایت کیا ہے (ت)

ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہئے کہ ع

دلا مردانگی زیں زن بیاموز

(اے دل! اس عورت سے مردانہ جرأت سیکھ۔ ت)

سہ ولٰکن الهداية لن تنالا بلا فضل من المولٰی تعالٰی

(لیکن تو ہرگز ہدایت نہیں پاسکے گا اللہ تعالٰی کے فضل کے بغیر۔ ت)

ایک بار عالمِ قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا، مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا۔ کسی نے سوال کیا، احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم الله الرحمٰن الرحيم، ما اٰتٰكم الرسول فخذوه وما نهٰكم عنه فانتهوا وحدثنا سفيٰن بن عيينه عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن حراش عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم انه قال اقتدوا بالذين من بعدي ابو بكر وعمر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جو کچھ تمہیں رسول کریم عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں اس سے باز رہو۔" اللہ عزوجل نے تو فرمایا کہ ارشادِ رسول پر عمل کرو" (ہم نے سفیان بن عیینہ نے فرمایا اس نے عبدالملک بن عمیر سے، اس نے ربعی بن حراش سے، اس نے حذیفہ بن یمان سے، انھوں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی۔ ت) کہ رسول اللہ

---

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس باب الواشمہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۷۹

حدثنا سفین عن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور۔ ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان[1]۔"

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہونگے۔ (ہم سے سفیان بن مسعر بن کدام نے بیان کیا انھوں نے قیس بن مسلم سے انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی) اور ہمیں امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث پہنچی کہ انھوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا (امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اسے "الاتقان فی علوم القرآن" میں ذکر فرمایا۔ ت)

وجہ ثانی: اقول وباللہ التوفیق (میں اللہ تعالٰی کی توفیق سے کہتا ہوں۔ ت)

آیت ۳: قال جل ذکرہ (اللہ جل جلالہ نے فرمایا:)

لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر وذکر اللہ کثیرا[2]۔

بیشک تمہارے لئے رسول اللہ کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہو اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ کی۔

اس آیۂ کریمہ میں مولٰی جل وعلا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے طریق وروش پر چلنے کی ہدایت فرماتا اور مسلمانوں کو یُوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانے گا جس کے دل میں ہمارا خوف ہماری یاد ہم سے امید قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق مخالف حتی کہ نصارٰی ویہود ومجوس وہنود وتمام جہان جانتا ہے کہ اس سرورِ جہاں وجہانیاں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنّتِ دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی جس پر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی تاکید فرمائی ہدایت فرمائی معاذاللہ کبھی تجویزِ خلاف نے گنجائش نہ پائی، ہم یہاں بعض احادیث جلیلہ کریمہ یاد کریں کہ ذکر حبیب نورِ عین وسرورِ جان وشادابیِ دل وسیرابیِ ایمان ہے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

---

[1] الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی النوع الخامس والستون مصطفی البابی مصر ۲/۱۲۶

[2] القرآن الحکیم ۳۳/ ۲۱

حدیث ۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كثير شعر اللحية۔ رواه مسلم[1] وعنه عند ابن عساكر[2] كثير شعر الرأس واللحية۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر کے نزدیک انہی جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک کے بال زیادہ تھے۔ ت)

حدیث ۲: ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فخما مفخما يتلألؤ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر ازهر اللون واسع الجبين كث اللحية۔ رواه الترمذي[3] في الشمائل والطبراني في الكبير والبيهقي في الشعب ورواه ايضا الروياني والبيهقي في الدلائل وابن عساكر في التاريخ۔

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم، دلوں میں معظم تھے چہرہ مبارک ماہ دوہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگ، کشادہ پیشانی، گھنی داڑھی (اس کو امام ترمذی نے شمائل نبوی میں، امام طبرانی نے معجم کبیر میں، امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، نیز رویانی نے اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں، ابن عساکر نے تاریخ میں روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۳: امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ فرماتے ہیں:

بابي وامي كان ربعة ابيض مشربا بحمرة كث اللحية۔ رواه ابن عساكر[4] عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنهما۔

میرے ماں باپ اُن پر قربان، میانہ قد کے تھے گورا رنگ جس میں سُرخی جھلکتی، گھنی داڑھی۔ (ابن عساکر نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔ ت)

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات خاتم النبوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۵۹

[2] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب صفۃ خلقہ ومعرفۃ خلقہ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۳۲۲

[3] شمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ امین کمپنی دہلی ص ۲

[4] کنز العمال برمز کر عن ابی ہریرۃ حدیث ۱۸۵۶۰ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۷/۱۶۲

حدیث ۴ : وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ :

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ضخم الھامۃ عظیم اللحیۃ ۔ رواہ البیہقی[1]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی (اسے امام بیہقی نے روایت کیا ۔ ت)

حدیث ۵ : امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں :

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ابیض اللون مشربا بحمرۃ ادعج العینین کث اللحیۃ[2]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا رنگ گورا، سُرخی آمیز، آنکھیں بڑی، خوب سیاہ، داڑھی گھنی ۔

حدیث ۶ : انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا :

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم احسن الناس قواماً واحسن الناس وجھاً واطیب الناس ریحاً والین الناس کفا و کانت لہ جمۃ الی شحمۃ اذنیہ وکانت لحیتہ قد ملأت من ھٰھنا الی ھٰھنا وامر یدیہ علی عارضیہ[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر، چہرہ تمام عالم سے خوب تر، مہک سارے زمانے سے خوشبو تر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر، بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کرکے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی ۔

حدیث ۷ : وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ :

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر الاماق اھدب الاشفار ۔ رواھا جمیعا ابن عساکر الکل مختصرًا[4]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا منہ گورا، داڑھی گھنی، آنکھوں کے سُرخی، پلکیں دراز ۔ (ان سب کو ابن عساکر نے مختصر طور پر روایت کیا ہے ۔ ت)

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب صفۃ راس رسول اللہ وصفۃ لحیتہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۲۱۶
[2] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب صفۃ خلقہ ومعرفۃ خلقہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۳۱۸
[3] " " " " " " " " ۱/۳۲۱
[4] " " " " " " " " ۱/۳۲۲

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں :

کث اللحیۃ تملؤ صدرہ[1]	ریش مبارک گھنی سینہ منور کو بھرے ہوئے۔

یہاں "سینہ" سے مراد اس کا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا ہے صرح بہ الشراح وھو الواضح الصراح (شارحین نے اس کی تصریح فرمائی جو بالکل واضح اور صاف ہے۔ ت) اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب و پسندیدہ ہو جب شرعاً لازم ضروری نہ ہوتا تو بیانِ جواز کے لئے گاہے ترک بھی فرما دیتے یا قولاً خواہ تقریراً جوازِ ترک بتا دیتے اسی لئے علمائے کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیاناً اضافہ کیا یعنی جسے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرما دیا ہو، ولہذا محققین فرماتے ہیں کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشہ دلیل وجوب ہے، محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں فرماتے ہیں :

عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب[2]	ایک مرتبہ بھی نہ چھوڑنا وجوب کی دلیل ہے (ت)

نیز باب الاعتکاف میں فرمایا :

ھذہ المواظبۃ المقرونۃ بعدم الترک مرۃ لما اقترنت بعدم الانکار علی من لم یفعلہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم کانت دلیل السنۃ والا کانت دلیل الوجوب[3]	یہ دوام یعنی ہمیشگی جو کبھی ایک دفعہ بھی نہ چھوڑنے سے مقرون ہو جب ان صحابہ کرام سے جنھوں نے اسے ترک کیا ہو ان سے عدم انکار پر مقترن ہو تو دلیل سنّت ہے ورنہ دلیل وجوب ہے۔ (ت)

دوم طریق خصوص : اس میں بھی بحمد اللہ تعالٰی فیض جلیل قرآن جلیل سے آیات کثیرہ عبد ذلیل پر فائض برکات ہوئیں فاقول وباللہ التوفیق (پس میں اللہ تعالٰی کی توفیق و مدد سے ہی کہتا ہوں۔ ت) یہ نفیس طریق وجوہ عدیدہ رکھتا ہے جن سے احیائے لحیہ کا امر یا طلب یا اس کے خلاف پر وعید یا مذمت ثابت ہو۔

وجہ ثالث ـــ آیت ۵ : قال تعالٰی وتقدس :

وان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ و لاتخذن من عبادك	کافر نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جس پر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور لے لوں گا تیرے

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل ان قلت اکرمک اللہ الخ عبدالتواب اکیڈمی ملتان ۱/ ۳۸

[2] فتح القدیر باب الاذان مکتبہ نوریہ رضویہ پاکستان ۱/ ۲۰۹

[3] " باب الاعتکاف " " " ۲/ ۳۰۵

نصیبا مفروضا ہ ولاضلنھم ولامنینھم ولاٰمرنھم فلیبتکن اذان الانعام ولاٰمرنھم فلیغیرن خلق اللہ[1]

بندوں میں سے اپنا ٹھہرا ہُوا حصہ اور میں ضرور انھیں بہکا دُوں گا اور ضرور خیالی لالچوں میں ڈالوں گا اور ضرور انھیں حکم دُوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور بیشک انھیں حکم دُوں گا کہ اللہ کی بنائی چیزیں بگاڑیں گے۔

یہی وہ آیۂ کریمہ ہے جس کی رُو سے حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے زنانِ مذکورہ پر لعنت فرمائی اور اس کی علت یہی خدا کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی، بعینہٖ یہی کیفیت داڑھی منڈوانے کی ہے، مُنہ کے بال نوچنے والیاں تغیر خلق اللہ کرتی ہیں یُوں ہی داڑھی منڈوانے والے، تو یہ سب اسی فلیغیرن خلق اللہ (تو وہ اللہ تعالٰی کی بناوٹ میں تبدیلی کریں گے۔ت) میں داخل اور شیطان کے محکوم اور اللہ و رسول کے ملعون ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط التنزیل میں زیرِ آیۂ کریمہ فرماتے ہیں:

یستدل بالاٰیۃ علی تحریم الخصاء والوشم ومایجری مجراہ من الوصل فی الشعر وبرد الاسنان والتنمص وھو نتف الشعر من الوجہ[2]

آیت مذکورہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ خصی کرنے، بدن گودنے اور ان جیسے دیگر اعمال مثلاً بال جوڑنے، دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے اور چہرے کے بال نوچنے کی حرمت پر۔(ت)

تفسیر مدارک شریف میں ہے:

فلیغیرن خلق اللہ بالخصاء او الوشم او تغییر الشیب بالسواد والتخنث اھ[3] باختصار۔

اللہ تعالٰی کی بنائی ہوئی صورت کو تبدیل کریں گے' یعنی خصی کرنے، بدن گدوانے، سفید بالوں کو سیاہ کرنے اور زنانہ اوصاف اپنانے ہیں۔ (مختصراً عبارت مکمل ہوئی)۔ (ت)

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں زیرِ حدیث مذکور المغیرات خلق اللہ (اللہ تعالٰی کی بناوٹ کو بدلنے والی عورتیں۔ت) فرماتے ہیں:

علت وحرمت مثلہ وحلق لحیہ وامثال آں

مُثلہ یعنی حلیہ بگاڑنا اور داڑھی مونڈنے یا منڈوانے

---

[1] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۹

[2] الاکلیل فی استنباط التنزیل تحت آیۃ ۴/ ۱۱۹ مکتبہ اسلامیہ میزان مارکیٹ کوئٹہ ص ۸۲

[3] مدارک التنزیل (تفسیر نسفی) " " دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۲۵۲

نیز ہمیں سست ہے[1] اور اس قسم کے دوسرے کام کرنے کے حرام ہونے کی یہی علت اور سبب ہے۔ (ت)

وجہ رابع ــ آیت ۶ : قال مجدہ :

ذٰلك ومن یعظم شعائر اللّٰه فانها من تقوی القلوب[2] بات یہ ہے اور جو بڑائی کرے دین الٰہی کے شعاروں کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں۔

آیت ۷ : قال عزشانہ :

یا ایها الذین اٰمنوا لاتحلوا شعائر اللّٰه[3] اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو دین خدا کے شعاروں کو۔

شک نہیں کہ داڑھی شعار دین اسلام سے ہے، امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں :

انه شعائر الدین کالکلمة وبه یتمیز المسلم من الکافر[4] ختنہ کرنا کلمہ شریف کی طرح شعائر اسلام میں سے ہے اور اسی سے مسلمان اور کافر میں باہم امتیاز ہوتا ہے۔ (ت)

جب ختنہ حالانکہ امر مخفی ہے مثل کلمہ طیبہ کے شعار دین اور وجہ امتیاز مومنین وکافرین قرار پایا یہاں تک کہ مسلمانان ہند نے اس کا نام بھی "مسلمانی" رکھ لیا، تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولٰی شعائر اسلام وما بہ الامتیاز کرام ولیام ہے، اور بعض کفار کا اس میں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جس طرح ختنہ کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھئے مورد نزول جانوران ہدی ہیں کہ حرم محترم کو قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں انھیں شعار دین الٰہی فرمایا حالانکہ تمام مشرکین عرب اس فعل میں شریک تھے، اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بے شک یونہی ہے تو بحکم قرآن اس کے ازالہ کو حلال ٹھہرالینا حرام اور اس کی تعظیم تقوٰی قلوب کا کام۔

---

[1] اشعۃ اللمعات کتاب اللباس باب الترجل الفصل الاول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۵۷۲

[2] القرآن الکریم ۲۲/ ۳۲

[3] " " ۵/ ۲

[4] عمدۃ القاری شرح البخاری کتاب اللباس باب قص الشارب ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۲۲/ ۴۵

وجہِ خامس — آیت ۸ : قال عز مجدہ :

واوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا[1]

میں نے تمھاری طرف وحی بھیجی کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے دین کو اپناؤ (یعنی دین ابراہیمی کی پیروی کرو) جو ہر قسم کے باطل سے الگ تھلگ رہنے والے تھے (ت)

آیت ۹ : قال سبحنہ وتعالٰی :

قل بل ملۃ ابراھیم حنیفا[2]

تم فرماؤ بلکہ ہم ابراہیم کا دین لیتے ہیں۔ (ت)

آیت ۱۰ : قال جلت آلاؤہ (اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ جس کی بڑی بڑی نعمتیں ہیں۔ ت) :

ومن یرغب عن ملۃ ابراھم الا من سفہ نفسہ[3]

اور ملتِ ابراہیمی سے کون بے رُخی کرسکتا ہے سوا اس کے جسے اس کے نفس نے بیوقوف بنا دیا ہو۔ (ت)

آیت ۱۱ : قال توالت نعماؤہ (اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا بندوں پر جس کے انعامات مسلسل اور لگاتار ہیں) :

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابرھیم والذین معہ[4]

بیشک تمھارے لیے حضرت ابراہیم اور ان اہل ایمان حضرات کی زندگیوں میں جو ان کے ساتھ تھے، بہترین اقتدا ہے۔ (ت)

آیت ۱۲ : قال جل ذکرہ (اللہ تعالٰی جس کا ذکر بڑا ہے، نے ارشاد فرمایا) :

لقد کان لکم فیھم اُسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید[5]

بے شک تمھارے لئے ان میں (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں میں) بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالٰی اور قیامت پر یقین رکھتا ہو اور جو کوئی ہمارے حکم سے منہ پھیرے تو بیشک اللہ تعالٰی ہی بے پرواہ اور لائقِ تعریف ہے (ت)

ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملتِ ابراہیمی کا مسئلہ شریعتِ ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۱۲۳
[2] القرآن الکریم ۲/ ۱۳۵
[3] 〃 ۲/ ۱۳۰
[4] 〃 ۶۰/ ۴
[5] 〃 ۶۰/ ۶

آیات میں رب جل وعلا نے ہمیں ملتِ ابراہیم علیٰ ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی اتباع کا حکم دیا اور معاذ اللہ اس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت فرمایا اور ان کی رسم و راہ اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرمادیا کہ جو ہمارے حکم سے پھرے تو اللہ بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اُسی کے لئے حمد ہے۔

وجہ سادس ــ آیت ۱۳: قال تقدست اسماؤہ (اللہ تعالٰی جس کے اسماء پاک ہیں، نے ارشاد فرمایا):

اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ۔[1] یہ انبیاء وہ ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تُو اُنھیں کی راہ کی پیروی کر۔

صدر کلام میں احمد ومسلم وابوداؤد ونسائی وترمذی وابن ماجہ کی حدیث اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے گزری کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ، الحدیث۔[2] دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہیں از انجملہ لبیں ترشوانی اور داڑھی بڑھانی، الحدیث۔

مصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ داڑھی بڑھانی راہِ قدیم حضرت رُسل علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ہے، اور اللہ عزوجل نے فرمایا کہ راہِ انبیاء کی پیروی کرو۔ یہاں سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ آیہ کریمہ لا تاخذ بلحیتی[3] (میری داڑھی نہ پکڑو ۔ ت) میں لحیہ کا فقط ذکر ہی نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف اشارہ نکلتا ہے کہ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی انبیائے کرام بلکہ بالخصوص اُن اٹھارہ رسولوں میں ہیں جن کا نام پاک اس رکوع میں بالتصریح ذکر فرماکر اُن کی اقتداء کا حکم ہُوا،

قال سبحانہٗ ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن وایوب ویوسف وموسٰی وھٰرون وکذٰلک نجزی المحسنین۔[4] پاک پروردگار نے ارشاد فرمایا اور ان کی اولاد میں سے داؤد و سلیمان، ایوب، یوسف، موسٰی اور ہارون علیہم السلام نکلتے ہیں اور ہم یونہی نیکی کرنیوالوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۶/۹۰

[2] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۸

[3] القرآن الکریم ۲۰/۹۴

[4] " " ۶/۸۴

وجہ سابع — آیت ۴۱: قال جل ثناؤہ (اللہ تعالٰی بہت زیادہ تعریف کا حق رکھنے والی ذات، جس کی تعریف بڑی ہے، نے ارشاد فرمایا):

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدٰی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولّٰی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا[1]

جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہوئے پر اور چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈالیں اور کیا بُری پلٹنے کی جگہ۔

مسلم تو مسلم، کفار تک جانتے ہیں کہ روزِ ازل سے مسلمانوں کی راہ داڑھی رکھنی ہے، اہلبیتِ کرام وصحابۂ عظام وائمۂ اعلام اور ہر قرن وطبقہ کے اولیائے امّت وعلمائے ملّت بلکہ قرونِ خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے یہاں تک کہ ازالہ تو ازالہ اگر خلقۃً کسی کی داڑھی نہ نکلتی اس پر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب سمجھا جاتا، علمائے کرام علاماتِ قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ داڑھیاں منڈوائیں کتروائیں گے، اس پیشگوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈوں مخرشوں مترشوں کی تراشیں خراشیں کافروں فاجروں کی دیکھا دیکھی ہندوستان کے بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رندو اوباش وبدوضع لوگوں میں، پھر ان میں بھی جو ایمان سے حصہ رکھتے ہیں اب تک اپنی اس حرکت کو مثل اور معاصی وقبائح کے بُرا جانتے ہیں اور طریقۂ اسلامی سے جُدا سمجھتے بلکہ اُن میں بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین دینی کے سامنے جاتے لجاتے انھیں منہ دکھاتے شرماتے ہیں، الحمدللہ یہ ان کے ایمان کی بات ہے شامتِ نفس سے گناہ کریں لیکن اُسے گناہ وقبیح جانیں مگر جبری سرزوری والوں سے خدا کی پناہ کہ داڑھی رکھنے پر قہقہے اڑا کر شعارِ اسلام کے ساتھ نفس اسلام وایمان بھی مونڈ کر پھینک دیں۔ امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہ الملکی کتاب مستطاب طریق المرید للوصول الٰی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

وھذا لفظ المکی قال فی ذکر سنن الجسد، ذکر ما فی اللحیۃ من المعاصی والبدع المحدثۃ قد ذکر فی بعض الاخبار ان للہ تعالٰی وملٰئکۃ یقسمون والذی زین

یعنی یہ ذکر ہے کہ ان معصیتوں اور نو پیدا بدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں، حدیث میں ہے اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اس کی قسم جس نے فرزندانِ آدم کو داڑھی سے

---

[1] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۵

فی أدمر باللحی وفی وصف رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم انه کان کث اللحیة وکذٰلك ابوبکر وکان عثمان طویل اللحیة رقیقها وکان علی عریض اللحیة قد ملأت ما بین منکبیه ووصف بعض بنی تمیم من رھط الاحنف بن قیس قال (وعبارة الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس) وددنا انا اشترینا للاحنف اللحیة بعشرین الفا فلم یذکر حنفه فی رجله ولاعورة فی عینه وذکر کراھیة عدم لحیته وکان عاقلا حلیما وقد روینا من غریب تاویل قوله تعالٰی یزید فی الخلق مایشاء قال [illegible] شریح القاضی قال (ولفظ الاحیاء قال شریح) وددت لو ان لی لحیة بعشرة اٰلاف ففی اللحیة من خفایا الھوٰی دقائق اٰفات النفوس ومن البدع المحدثة ثنتا عشرة خصلة من ذٰلك النقصان منها وذٰلك مثلة وذکر عن جماعة ان ھذا من اشراط الساعة[1] اھ ملخصًا۔

زینت بخشی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں ہے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابوبکر صدیق اور عثمان غنی کی داڑھی دراز و باریک، مولٰی علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ بھرے ہوئے، رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین وعلماء وحکمائے کاملین سے تھے زمانۂ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ھ یا ۷۲ھ میں وفات پائی) عاقل وحلیم تھے (پاؤں میں کج تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) ان کے اصحاب اس کج پر افسوس کرتے نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے کاش [illegible] کیلئے داڑھی خریدتے۔

اور تفسیروں سے یہ آیۂ کریمہ یزید فی الخلق مایشاء کی تفسیر میں ہمیں روایت پہنچی کہ اللہ تبارک وتعالٰی بڑھاتا ہے صورت میں جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (کہ اجلۂ ائمہ واکابر تابعین سے ہیں زمانۂ رسالت میں ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہیں امیر المومنین عمر فاروق پھر امیر المومنین مولٰی علی کی سرکار میں قاضی تھے امیر المومنین علی فتاوٰی میں اُن سے رائے لیتے ۸۰ھ ہجری سے پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقۃً نہ تھی) وہ فرماتے کہ مجھے آرزو ہے کہ کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے خفایا اور نفسانی

---

[1] قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب الفصل السادس والثلاثون دار صادر بیروت ۲/۲۴۳ تا ۲۴۴
احیاء العلوم النوع الثانی فیما یحدث فی البدع الخ مطبعۃ المشھد الحسینی قاہرہ ۱/۱۴۳

آفتوں کے دقائق اور نوپیدا بدعتوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کی ہیں از انجملہ داڑھی کم کرنی اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علمائے مروی ہوا کہ یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے، انتہی۔

مدارج شریف میں ہے :

آوردہ اند کہ لحیۂ امیر المومنین علی پُر میکرد سینہ را وہمچنیں لحیۂ امیر المومنین عمر و عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین و در حلیۂ حضرت غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ عریضھا۔[1]

منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی مبارک ان کے سینۂ اقدس کو ڈھانپ دیتی تھی یا ڈھانپے ہوتی تھی، اور اسی طرح امیر المومنین عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہم کی مبارک داڑھیاں تھیں کہ بڑی اور گنجان ہونے کی وجہ سے ان کے سینوں کو ڈھانپ دیتی تھیں، اور حضرت غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حلیۂ مبارکہ میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپ کی ریش مبارک دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالٰی علٰی ابیہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم۔ (ت)

وجہ ثامن ــ آیت ۱۵، ۱۶ : وقال تبارک شانہ فی البقرۃ وفی الانعام (اللہ تعالٰی جس کی شان بابرکت ہے نے سورۃ بقرہ اور سورۃ انعام میں ارشاد فرمایا) :

ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدو مبین۔[2]

شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا دشمن ہے۔

آیت ۱۷ : قال عزّ وعلا (اللہ تعالٰی غالب اور بزرگ و برتر ذات نے ارشاد فرمایا) :

یایھا الذین اٰمنوا لا تتبعوا خطوات الشیطٰن ومن یتبع خطوات الشیطٰن فانہ یامر بالفحشاء والمنکر۔[3]

اے ایمان والو! شیطان کے رستے نہ چلو اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ یہی بے حیائی اور بُری بات کا حکم کرتا ہے۔

آیت ۱۸ : قال عزمن قائل (کہنے والوں پر جو غالب اور حاوی ہے اس نے ارشاد

---

[1] مدارج النبوۃ باب اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۱۵

[2] القرآن الکریم ۲/۱۶۸

[3] " ۲۴/۲۱

فرمایا)؛

یایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافّۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدوٌّ مبین ٥ فان زللتم من بعد ماجاءتکم البیّنٰت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ٥ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ و قضی الامر والی اللہ ترجع الامور[1]

اے ایمان والو! پورے اسلام میں داخل ہو اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا صریح بدخواہ ہے پھر اگر اس کی طرف جھکو بعد اس کے کہ تمہارے پاس آچکیں الٰہی حجتیں تو جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے یہ لوگ کس انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئے ان پر عذاب خدا کا بادل کی گھٹاؤں میں اور فرشتے اور ہو جائے ہونیوالی اور اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں سب کام۔

جلالین میں ہے:

نزل فی عبداللہ بن سلام واصحابہ لما عظموا السبت وکرھوا الابل بعد الاسلام یاایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم الاسلام کافۃ حال من السلم ای فی جمیع شرائعہ فان زللتم ملتم عن الدخول فی جمیعہ عزیز لا یعجزہ شیئ عن انتقامہ منکم ھل ینظرون ینتظر التارکون الدخول فیہ قضی الامر تم امر اھلاکھم[2]

یعنی جب حضرت عبداللہ بن سلام اور اُن کے ساتھی رضی اللہ تعالٰی عنہم کہ اکابر علمائے یہود سے تھے مشرف باسلام ہوئے، عادتِ سابقہ کے باعث تعظیم روزِ شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشتِ شتر کھانے سے کراہت ہوئی۔ ربّ عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ اے ایمان والو! اسلام لائے ہو تو پورا اسلام لاؤ اسلام کی سب باتیں اختیار کرو، یہ نہ ہو کہ مسلمان ہو کر کچھ عادتیں کافروں کی رکھو، اور اگر نہ مانا تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تم پر عذاب لاتے اُسے کوئی روک نہیں سکتا پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض کفری خصلتیں اختیار کریں وہ کاہے کا انتظار کر رہے ہیں یہی تاکہ آسمان سے اُن پر عذاب اُترے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاک و تمام کردے جائیں، والعیاذ باللہ تعالٰی۔

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۰۸ تا ۲۱۰

[2] تفسیر جلالین تحت آیت ۲/ ۲۰۸ اصح المطابع دہلی ص ۳۱

ان آیات میں رب العزت جل وعلا نے خصلتِ کفار اختیار کرنے پر کیسی تہدید اکید و وعید شدید فرمائی، اور شک نہیں کہ داڑھی منڈانا کترنا خصلتِ کفار ہے، عنقریب بعونہٖ تعالےٰ بکثرت احادیثِ معتمدہ سے اس کا بیان آتا ہے اور خود بیان کی حاجت کیا ہے کہ امر آپ ہی واضح اور نیز تقریراتِ سابقہ سے لائح۔ اصل میں یہ خصلت ملعونہ مجوس ملاعنہ کی تھی اُن سے اور کفار نے سیکھی، جب عہد معدلت مہد امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں عجم فتح ہوا اور کسریٰ خبیث کا تخت ہمیشہ کے لئے اُلٹ دیا گیا، مجوس نحوس کچھ اسلام لائے کچھ بقبول جزیہ رہے کچھ پریشان و سرگرداں دار الکفر ہندوستان میں آنکلے، یہاں کے راجہ نے ان سے تعظیم گاؤ و تحریم مادر و دختر و خواہر کا عہد لے کر جگہ دی ہنود بے بہبود نے داڑھی منڈانا، نوروز و مہرگان بنام ہولی و دیوالی منانا، ان میں آگ پھیلانا وغیرہ ذلک من الخصال الشنیعہ ان سے اڑایا مجوسِ ایران کہ مسلمان ہوئے تھے اُن میں بہت بد باطن اپنی تباہی ملک و افسر و تاراج مال و دختر کے باعث دلوں میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کینہ رکھتے تھے مگر مسلمان کہلا کر اسلام کی عزت و شوکت اسلام کی قوت و دولت اسلام کے تاج و معراج یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن سبا یہودی خبیث نے مذہب رفض ایجاد کیا اور شدہ شدہ یہ ناشدنی مذہب ایرانیوں تک پہنچا ان آتش پرست مجوسیوں کی دبی آگ نے موقع پایا کہ اہل اسلام میں بھی ایسا مذہب نکلا کہ امیر المومنین پر تبرا کیجئے اور خاصے مومنین بنے رہئے، انھوں نے بہزار جان لبیک کہی اور نئے دین کی تاصیل تفریع بڑھ چلی، باپ دادا کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں، نوروز منائے، داڑھیاں کتروائیں، اتیان ادبار و اباحت و اعارت و اجارتِ فرج کی کیا گنتی نکاح محارم تک منظور رہا مگر پردہ تحریرِ عہ میں مستور رہا۔"

عہ اہلسنت شیعہ را بعضے مسائل قبیحہ طعن میکردند جمعے از علمائے مذہب الشاں تدبیر دفع بایں صورت کردہ اند کہ از کتبِ خود آں مسائل محو نمودند و کتب قدیمہ را مخفی ساختند مثل لواطت با مملوک و با مادر و خواہر لف حریرلہ ۱۲ تحفہ اثنا عشریہ ملخصاً۔

شیعان کے بعض قبیح مسائل پر اہلسنت طعن کرتے ہیں تو ان کے مذہبی علماء کے ایک گروہ نے ان باتوں کے جواب کے لئے یہ صورت اختیار کی کہ اپنی کتابوں سے ان مسائل کو حذف کر دیا (یعنی نکال دیا) اور پرانی کتابوں کو چھپالیا، اپنے غلام کے ساتھ بدکاری کرنا، ماں بہن کے ساتھ ریشم لپیٹ کر ہمبستری کرنا وغیرہ جیسے مسائل ۱۲ تحفہ اثنا عشریہ کی تلخیص۔

ادھر اسلامی فاتحوں کی شیرانہ تاخت نے سیاہانِ ہند کے منہ سپید کر دیئے، ہزاروں مارے لاکھوں قید کئے، یہاں تک کہ ہندو کے معنٰی ہی غلام ٹھہر گئے، یہاں کے نومسلم مسلم تو ہوگئے مگر ہزاروں اپنے آبائی خصائل کے پابند رہے، داڑھیاں منڈائیں، بسنت منائیں، ساونی کریں، چُنریاں رنگائیں، عورتیں بدلحاظی کے کپڑے پہنیں، کنبے بھر کی سب غیریں سامنے آنے کے واسطے نہیں، شادیوں میں معاذ اللہ فحش، سالی بہنوئی میں ہنسی کی ریت، یہاں تک کہ بہت پوربی اضلاع میں چھوت اور چوکا تک مشہود، اور اکثر دیہات میں ہولی دیوالی بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود۔ پھر اس عملداری میں شیوعِ نیچریت بے قیدی مشرَبِ آزادی نفس کے لئے سہنے میں سہاگہ کچھ اتباعِ فرنگ، کچھ زنانی امنگ صفائی رخسار کا نصیب جاگا، لاجرم اس حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نہ پائیے گا، نسلاً مجوسی یا مذہباً رافضی یا پوربی تہذیب کا دلدادہ نیچری یا جھوٹے متصوفہ یا مبتلائے رفض خفی یا باپ دادا ہندو نومسلم غافل یا ان صحبتوں کا بگڑا آوارہ جاہل، بہرحال اس کا مبدء و منبع و مرجع وہی خصلتِ کفار جس سے خدا ناراض رسول بیزار، جس پر قرآن عظیم میں وہ سخت وعید وہ قاہر مار، آئندہ ماننے نہ ماننے کا ہر شخص مختار، والتوفیق باللہ العزیز الغفار۔

تنبیہ ہشتم احادیث میں:

حدیث ۱: امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واوفروا اللحیۃ۔[1]

مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو۔

یہ لفظ صحیحین ہیں۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے:

انھکوا الشوارب واعفوا اللحی۔[2]

مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، طحاوی کی ایک روایت میں ہے:

احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔[3]

خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

روایت امام مالک و ابی داؤد۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷۵
صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ " " ۱/ ۱۲۹

[2] صحیح البخاری کتاب اللباس باب اعفاء اللحی " " ۲/ ۸۷۵

[3] صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹
جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی اعفاء اللحیۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۰

اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی[1]۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم دیا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

حدیث ۲ : احمد مسند، مسلم صحیح، طحاوی آثار، ابن عدی کامل، طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس[2]۔

مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

امام احمد کی روایت میں ہے:

قصوا الشوارب واعفوا اللحی[3]۔

مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

طبرانی کی روایت میں ہے:

وفروا اللحی وخذوا من الشوارب[4]۔

کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

دوسری روایت میں زائد کیا:

وانتفوا الابط وقصوا الاظافیر[5]۔

اور بغلوں کے بال اکھاڑو اور ناخن کاٹو۔

ابن عدی کی روایت ہے:

واحفوا الشوارب واعفوا اللحی[6]۔

مونچھیں خوب کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۲۹
جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی اعفاء اللحیۃ امین کمپنی دہلی ۲/۱۰۰
سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب فی اخذ الشارب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۲۱

[2] صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۲۹
مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲/۳۶۲

[3] " " " " " " " ۲/۲۲۹

[4] المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۵۰۵ مکتبۃ المعارف ریاض ۲/۲۹

[5] کنز العمال بحوالہ طس عن ابی ہریرۃ حدیث ۱۷۲۴۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۶۵۶

[6] الکامل لابن عدی ترجمہ حفص بن واقد البصری دار الفکر بیروت ۲/۷۹۹

حدیث ۳ : امام ابوجعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود[1]

مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو۔ یہودیوں کی سی صورت نہ بنو۔

حدیث ۴ : امام احمد مسند، طبرانی کبیر، بیہقی شعب الایمان، ضیا صحیح مختارہ، ابونعیم حلیۃ الاولیا میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اھل الکتاب[2]

مونچھیں کترواؤ اور داڑھیوں کو کثرت دو۔ یہود و نصارٰی کا خلاف کرو۔

حدیث ۵ : طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اوفوا اللحی وقصوا الشوارب[3]

پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

حدیث ۶ : ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما نے فرمایا :

ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم ویحلقون لحاھم فخالفوھم[4]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم اُن کا خلاف کرو۔

حدیث ۷ : ابن عدی کامل، بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

احفوا الشوارب واعفوا اللحی[5]

مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

---

[1] شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب الکراھۃ باب حلق الشارب ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۶۷

[2] مسند احمد بن حنبل عن ابی امامہ بیروت ۵/۲۶۵ و شعب الایمان حدیث ۶۴۰۵ بیروت ۵/۲۱۴

[3] المعجم الکبیر حدیث ۱۱۳۳۵ و ۱۱۷۲۴ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱۱/۱۵۲ و ۲۷۷

[4] السنن الکبرٰی کتاب الطھارۃ باب کیف الاخذ من الشارب دار صادر بیروت ۱/۱۵۱

[5] شعب الایمان حدیث ۶۴۳۰ ۵/۲۱۹ و الکامل لابن عدی ترجمہ حفص بن واقد البصری ۲/۷۹۹

حدیث ۸: ابوعبیداللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خذوا من عرض لحاکم واعفوا طولہا[1]
داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

حدیث ۹: خطیب بغدادی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایاخذن احدکم من طول لحیتہ[2]
ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

حدیث ۱۰: ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی[3]
مگر مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

اس حدیث کا واقعہ وہ ہے جو کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وغیرہ کتب معتدہ میں ہے کہ جب حضور پُرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے سگِ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمانِ اقدس چاک کردیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انھیں یہاں بلائے، باذان نے اپنے داروغہ بانویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا،

انہما حین دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کانا قد حلق لحاھما واعفیا شواربہما فکرہ النظر الیہما
یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کی طرف

---

[1] کنز العمال حدیث ۱۷۲۲۵ بحوالہ ابی عبداللہ محمد بن مخلد فی جزئہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۶۵۳
[2] تاریخ بغداد ترجمہ ۲۷۴۱ احمد بن الولید دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/۱۸۷
[3] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاربہ دار صادر بیروت ۱/۴۴۹

وقال ویلکما من امرکما بھذا قالا امرنا بھذا ربنا یعنیان کسرٰی فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شواربی[1]

نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمھارے لئے کس نے تمھیں اس کا حکم دیا، وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بانویہ وخرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان نور جانِ مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی کراہیت وبیزاری کا باعث ہوگا، آدمی جس حال پر مرتا ہے اُسی حال پر اُٹھتا ہے، اگر روز قیامت رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ مجوس کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا، مسلمان کی پناہ، امان، نجات، دستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے اللہ کی پناہ اُس بُری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں، والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔ اس حدیث کے بعد حدیث میں معجزہ مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک باذان وبانویہ وخرخسرہ وغیرہم بہت اہلِ یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

حدیث ۱۱: سنن نسائی شریف میں ہے،

اخبرنا محمد بن سلمۃ (ثقۃ ثبت) ثنا ابن وھب (ثقۃ حافظ عابد) عن حیوۃ بن شریح (ثقۃ ثبت فقیہ زاھد) وذکر اخر قبلہ عن عیاش بن عباس (القتبانی ثقۃ) ان شییم

(محمد بن سلمہ نے ہم کو بتایا اور وہ معتبر اور عادل راوی ہے۔ ابن وہب نے ہم سے بیان کیا وہ مستند، حافظ اور عبادت گزار راوی ہے اس نے حیوۃ ابن شریح سے روایت کی جبکہ وہ معتبر، عادل، فقیہ اور زاہد یعنی دُنیا سے بے رغبتی کرنے والا راوی ہے۔ دوسروں نے اسے عیاش بن عباس سے پہلے ذکر کیا ہے یہ

---

[1] تاریخ الخمیس کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی کسرٰی مؤسسۃ شعبان بیروت ۲/ ۳۵

بن بیتان (القتبانی ثقۃ) حدثہ انہ سمع رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال یارویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بری منہ[1]۔

القتبانی سے جو معتبر و مستند آدمی ہے شییم بن بیتان القتبانی مستند و معتبر راوی ہے اس نے بتایا کہ اس نے رویفع بن ثابت کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ (یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا) اے رویفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید، گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بے شک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

حدیث ۱۲: سنن ابی داؤد شریف میں اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا:

حدثنا یزید بن خالد (ثقۃ) ثنا مفضل (ھو ابن فضالۃ المصری ثقۃ فاضل عابد) عن عیاش (ذالک ابن عباس الثقۃ) ان شییم بن بیتان اخبرہ بھذا الحدیث ایضا عن ابی سالم الجیشانی (سفیٰن بن ھانی مخضرم وقیل لہ صحبتہ) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنھما یذکر ذلک وھو معہ مرابط بحصن باب الیون[2]۔

یزید بن خالد نے ہم سے بیان کیا اور وہ معتبر و مستند راوی ہے مفضل (جو فضالہ مصری کے بیٹے معتبر، فاضل اور عابد ہیں) نے ہم سے بیان کیا اس نے عیاش (وہ ابن عباس اور ثقہ ہے) سے شییم بن بیتان نے اسے یہ حدیث ابوسالم جیشانی کے حوالے سے بتائی (یعنی سفیان بن ہانی مخضرم۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کیلئے شرفِ صحبت ثابت ہے) اس نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے جبکہ یہ ان کے ساتھ "باب الیون" کے قلعہ میں قید تھا۔ (ت)

---

[1] سنن النسائی کتاب الزینۃ من السنن باب عقد اللحیۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۷۷۔۲۷۸

[2] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب ماینہی عنہ ان یستنجی بہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۶

یعنی اسی طرح یہ حدیث حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روایت فرمائی۔ حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی لمعات التنقیح میں فرماتے ہیں:

عقد لحیتہ الاکثرون علٰی ان المراد تجعید اللحیۃ بالمعالجۃ وانما کرہ ذٰلک لانہ فعل من لیس من اھل الدین وتشبہ بھم وقیل کانوا یعقدون فی الحروب فی زمن الجاھلیۃ تکبرا وتجبا فامروا بارسالھا وذٰلک من فعل الاعاجم وقال التورپشتی یفتلونھا کذا فی مجمع البحار والاول ھو الوجہ[1] اھ مختصرًا۔

داڑھی باندھنے سے مراد اکثر اہل علم کے نزدیک کسی دوا وغیرہ سے اسے پیوست کرنا یا جوڑنا ہے اور اسے بایں وجہ ناپسند فرمایا کہ یہ ان لوگوں کا فعل ہے اور طریقہ ہے جو دیندار نہیں اور ان کی مشابہت اختیار کرنی ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے ایام گرما میں ازراہ تکبر و عجب اپنی داڑھیوں کو باندھ دیا کرتے تھے اس لئے انھیں داڑھیاں کھلی اور آزاد چھوڑے رکھنے کا حکم دیا گیا اور یہ عجمیوں کی روش تھی اور طریقہ تھا اور علامہ تورپشتی نے فرمایا لوگ انکو مثل فتیلہ کے بٹ دیا کرتے تھے، یونہی مجمع البحار میں مذکور ہے۔ اور پہلا قول ہی اصل سبب اور وجہ ہے (عبارت مختصراً مکمل ہوئی) (ت)

علامہ طیبی حاشیہ مشکوٰۃ پھر علامہ طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں:

عقد ای جعدھا بالمعالجۃ ونھی عنہ لما فیہ من التشبہ بمن فعلہ من الکفرۃ[2]

یعنی داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد و مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔

داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد و مرغول کرتے اور متکبر تھا کروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جن کے ہر ہر راوی کی ثقاہت و عدالت ہم نے تقریب التہذیب امام خاتم الحفاظ ابن حجر سے نقل کردی یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بیزاری و بے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت و ہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہُوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کردینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت

---

[1] لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب آداب الخلاء الفصل الثانی مکتبۃ المعارف العلمیہ لاہور ۲/ ۵۰

[2] مجمع بحار الانوار باب العین مع القاف (عقد) مکتبہ دار الایمان ریاض ۳/ ۶۴۰

بنا جس قدر موجب غضب و ناراضی واحد و قہار و رسولِ کردگار جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہو بجاہے۔

الآثار:

حدیث ۱۳ و ۱۴: امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامۃ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

ردّ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ وابن ابی لیلٰی قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ[1]

یعنی امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ و عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ تابعین و اجلّہ تلامذہ امیر المؤمنین عثمان غنی و امیر المؤمنین مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہیں ان دونوں ائمہ ہدٰی نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرما دی۔

حدیث ۱۵: یہی دونوں امام مکی و غزالی فرماتے ہیں:

شہد رجل عند عمر بن عبد العزیز بشہادۃ وکان ینتف فنیکیہ فرد شہادتہ[2]

ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کہ بچّے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المؤمنین نے اس کی شہادت رد فرما دی۔

حدیث ۱۶ و ۱۷: امام محمد بن ابی الحسین علی مکی وقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار و ابی الجلد (جیلان بن فراوہ اسدی) رحمہم اللہ تعالٰی سے ذکر فرماتے ہیں:

یکون فی اٰخر الزمان اقوام یقصون لحاھم اولئک لاخلاق لھم[3]

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے نصیب ہیں یعنی اُن کے لئے دین میں حصہ نہیں آخرت میں بہرہ نہیں۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔ (ہذا مختصر)

تنبیہ نہم نصوص ائمہ کرام و علمائے اعلام ہیں۔

نص ۱ تا ۵: امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم

---

[1] احیاء العلوم کتاب اسرار الطہارۃ النوع الثانی فصل فی اللحیۃ مطبعۃ المشہد الحسینی قاہرہ ۱/۱۴۴

[2] " " " " " " " ۱/۱۴۴

[3] " عن کعب الاحبار " " " " " ۱/۱۴۵

مصری بحرالرائق پھر علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیہ ذوی الاحکام پھر علامہ مدقق محمد بن علی دمشقی درمختار پھر علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح سب علماء کتاب الصوم میں فرماتے ہیں:

المعنی للکل واللفظ للحاشیۃ الدرّ والغرر الاخذ من اللحیۃ وھو دون القبضۃ کما فعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد واخذ کلھا فعل مجوس الاعاجم والیھود والھنود وبعض اجناس الافرنج[1]

(مفہوم سب کا ایک ہے اور الفاظ حاشیہ الدرر والغرر کے ہیں) یعنی جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

نص ۶ تا ۱۲: امام برہان الملۃ والدین فرغانی ہدایہ پھر امام زیلعی تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق پھر علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحرالرائق پھر علامہ شرنبلالی غنیہ پھر علامہ سید ابوالسعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیہ کنز پھر علامہ سید احمد طحطاوی حاشیہ تنویر پھر علامہ سیدی محمد امین افندی ردالمحتار علی الدرالمختار سب علماء کتاب الجنایات مسئلہ جنایت حلق لحیہ میں فرماتے ہیں:

یؤدب علی ذلک لارتکابہ المحرم (ھذا لفظ الکل الا الطرفین فلفظھما) یؤدب علی ارتکابہ مالایحل[2]

داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا (یہ سب کے الفاظ ہیں سوائے طرفین کے، پس ان کے الفاظ یہ ہیں اسے ایسے کام کے کرنے پر سزا دی جائے جو حلال نہیں۔ ت)

نص ۱۳ تا ۱۷: علامہ تورپشتی مصابیح پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر مولانا علی قاری مکی مرقاۃ پھر علامہ فتنی مجمع البحار پھر شیخ محقق لمعات میں فرماتے ہیں:

قص اللحیۃ کان من صنع الاعاجم وھو

داڑھی تراشنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت

---

[1] غنیۃ ذوی الاحکام کتاب الصوم باب موجب الافساد مصری کتب خانہ کراچی ۱/۲۰۸ و بحرالرائق ۲/۲۸۰
حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۳۷۲ و درمختار ۱/۱۵۲ و فتح القدیر ۲/۲۷۰

[2] الہدایۃ کتاب الدیات مطبع یوسفی لکھنؤ ۴/۵۸۴ و تبیین الحقائق ۶/۱۳۰ و بحرالرائق ۸/۳۳۱
غنیۃ ذوی الاحکام مع الدرر کتاب الدیات ۲/۱۰۳ و طحطاوی علی الدرالمختار ۴/۲۸۰
فتح المعین ۳/۴۸۷ و ردالمحتار ۵/۳۷۰

الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج والھنود ومن لاخلاق لھم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طھر اللہ عنھم حوزۃ الدین[1]

کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالٰی اسلامی حدود کو اُن سے پاک کرے۔

نص ۱۸ و ۱۹: کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی ومجمع میں ہے:

فسبحٰنہ ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتھم نعوذ باللہ[2]

سبحان اللہ کس قدر پوچ عقل ہے اُن لوگوں کی جنھوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اُس خصلت کے جس پر تمام امم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ہے انھوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ۔

نص ۲۰ تا ۲۲: امام ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس والمزید میں اس کے عدم جواز کی تصریح فرمائی، لمعات شرح مشکوٰۃ ونصاب الاحتساب باب السادس میں ہے:

ھل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالقیون الجواب لا یجوز ذکرہ فی جنایۃ الھدایۃ وکراھۃ التجنیس[3]

یعنی سوال کیا داڑھی منڈانا ناجائز ہے جیسے جولاشاہی فقیر کرتے ہیں؟ جواب: ناجائز ہے ہدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہۃ میں اس کی تصریح ہے۔

نص ۲۳ و ۲۴: تبیین المحارم وردالمحتار میں ہے:

ان الۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا نبت للمرأۃ لحیۃ اوشوارب فلا تحرم ازالۃ بل تستحب[4]

مُنہ کے بال دُور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

---

[1] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب السواک مکتبۃ المعارف العلمیۃ لاہور ۲/ ۹۶ و ۹۸
مرقاۃ المفاتیح " " " المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۴
شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح " ادارۃ القرآن کراچی ۲/ ۵۶

[2] مجمع بحار الانوار باب الفاء مع الطاء تحت لفظ "فطر" مکتبۃ دارالایمان مدینہ منورہ ۴/ ۱۵۸

[3] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب السواک مکتبۃ المعارف العلمیۃ لاہور ۲/ ۹۶

[4] ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۳۹

الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج والھنود ومن لاخلاق لھم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طھر اللہ عنھم حوزۃ الدین[1]

کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالٰی اسلامی حدود کو اُن سے پاک کرے۔

نص ۱۸ و ۱۹: کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع میں ہے:

فسبحٰنہ ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتھم نعوذ باللہ[2]

سبحان اللہ کس قدر پوچ عقل ہے اُن لوگوں کی جنھوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اُس خصلت کے جس پر تمام امم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ہے انھوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ۔

نص ۲۰ تا ۲۲: امام ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس والمزید میں اس کے عدمِ جواز کی تصریح فرمائی، لمعات شرح مشکوٰۃ ونصاب الاحتساب باب السادس میں ہے:

ھل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالقیون الجواب لایجوز ذکرہ فی جنایۃ الھدایۃ وکراھۃ التجنیس[3]

یعنی سوال کیا داڑھی منڈانا جائز ہے جیسے جولاشاہی فقیر کرتے ہیں؟ جواب: ناجائز ہے ھدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہۃ میں اس کی تصریح ہے۔

نص ۲۳ و ۲۴: تبیین المحارم و ردالمحتار میں ہے:

ازالۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا نبتت للمرأۃ لحیۃ او شوارب فلا تحرم ازالۃ بل تستحب[4]

منہ کے بال دُور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

---

[1] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب السواک مکتبۃ المعارف العلمیۃ لاہور ۲/۹۶ و ۹۷
مرقاۃ المفاتیح " " " المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۲/۳
شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح " " ادارۃ القرآن کراچی ۲/۵۶

[2] مجمع بحار الانوار باب الفاء مع الطاء تحت لفظ "فطر" مکتبۃ دارالایمان مدینہ منورہ ۴/۱۵۰

[3] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب السواک مکتبۃ المعارف العلمیۃ لاہور ۲/۹۶

[4] ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۳۹

نص ۲۵ و ۲۶ : مفہم شرح صحیح مسلم للعلامۃ القرطبی پھر اتحاف السادۃ المتقین میں ہے :

لا یجوز حلقہا ولا نتفہا ولا قص الکثیر منہا۔[1] داڑھی کا نہ مونڈنا جائز نہ چننا نہ زیادہ کترنا۔

نص ۲۷ : امام شمس الائمہ کردری وجیز میں فرماتے ہیں :

لا یحل للرجل ان یقطع اللحیۃ۔[2] مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے۔

نص ۲۸ تا ۳۰ : بعینہٖ یہی الفاظ امام ابوبکر نے فرمائے اور ان سے نوازل اور نوازل سے نصاب الاحتساب باب ثامن میں منقول ہوئے۔

نص ۳۱ و ۳۲ : درمختار میں ہے :

فیہ (ای المجتبٰی) قطعت شعر راسہا اثمت ولعنت فی البزازیۃ ولو باذن الزوج لانہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال۔[3]

یعنی مجتبٰی شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گنہگار وملعونہ ہو جائے۔ بزازیہ میں فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے اس لئے کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اسی لئے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے اور علتِ گناہ مردوں کی وضع بنانا ہے یعنی عورت کو اس لئے سر تراشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی وضع ہے جس طرح مرد کو ریش تراشنی حرام ہونے کی علت کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور وہ دونوں ناجائز۔

نص ۳۳ : علامہ علی قاری شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں :

حلق اللحیۃ منہی عنہ۔[4] داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

نص ۳۴ : علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

اما حلقہا فمنہی عنہ لانہ عادۃ المشرکین۔[5] داڑھی مونڈنا منع ہے کہ یہ کافروں کی عادت ہے۔

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین کتاب اسرار الطہارۃ واما السنن فعشرۃ دار الفکر بیروت ۲/۴۱۹
المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ الخ دار ابن کثیر بیروت ۱/۵۱۲
[2] درمختار بحوالہ البزازیۃ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۵۰
[3] " " " " " " " " ۲/۲۵۰
[4] شرح الشفاء للقاری علی ہامش نسیم الریاض فصل واما نظافۃ جسمہ دار الفکر بیروت ۱/۳۴۳
[5] نسیم الریاض " " " " " " " ۱/۳۴۳-۳۴۴

نص ۳۵: اشعۃ اللمعات سے گزرا:

علت در حرمت حلق لحیہ ہمین ست[1]

داڑھی مونڈنے کی وجہ حرمت یہی ہے (ت)

نص ۳۶: اسی میں ہے:

حلق کردن لحیہ حرام ست و روش فرنج و ہنود جوالقیان ست کہ ایشاں را قلندریہ گویند[2]

داڑھی مونڈنا حرام ہے اور یہ فرنگیوں، ہندوؤں اور جھولاشاہیوں جو قلندریہ کہلاتے ہیں، کا طریقہ اور روش ہے۔ (ت)

نص ۳۷: فتح المعین لشرح قرۃ العین میں ہے: یحرم حلق لحیۃ[3] داڑھی مونڈنا حرام ہے۔

فائدہ: جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا بالاتفاق حرام وگناہ ہے یونہی ہمارے ائمہ وجمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حدِ تناسب سے خارج و باعثِ انگشت نمائی ہو مکروہ وناپسند ہے۔ امام قاضی عیاض پھر امام ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

تکرہ الشھرۃ فی تعظیمھا کما تکرہ فی قصھا وجزھا[4]

داڑھی کو حدِ شہرت تک بڑھانا یعنی بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ ہے جیسا کہ اس کا کتروانا اور کاٹنا مکروہ ہے۔ (ت)

اسی میں ہے: وکرہ مالک طولھا جدا[5] (امام مالک نے داڑھی کا بیحد لمبا کرنا ناپسند فرمایا ہے۔ ت)

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وحضرت عبداللہ بن عمر وحضرت ابوہریرہ وغیرہما صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کے افعال واقوال اور ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ ومحررِ مذہب امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہما وعامہ کتبِ فقہ وحدیث کی تصریح سے اس کی حد یکمشت ہے، ابھی نصوصِ علماء سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا، قبضہ سے زائد کا قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایہ میں بلفظِ وجوب تعبیر کیا، تفصیل اس کی بحر ونہر اور درمختار اور اس کے حواشی وغیرہا کتبِ فقہ اور مرقاۃ ولمعات ومنہاج وغیرہ کتبِ حدیث اور قوت القلوب واحیاء العلوم وغیرہا کتبِ سلوک میں دیکھئے قولِ عرب کہ اس ناقل ناعاقل نے لکھا اور نہ اس کا قائل جانا نہ منقولہ ہی ٹھیک نقل کیا اس میں

[1] اشعۃ اللمعات کتاب اللباس باب الترجل الفصل الاول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/۵۷۲

[2] اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب السواک مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۲۱۲

[3] فتح المعین شرح قرۃ العین مسائل الاکتحال الخضاب الخ مطبعۃ عامر الاسلام پوربس ص ۲۱۹

[4] و [5] شرح مسلم للنووی مع صحیح مسلم باب السواک قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۲۹

اسی طولِ فاحش ومفرط کی ناپسندی ہے ورنہ نفس طول تو سبزہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ بھر ہو آخر جسم ہے اور جسم بے طول ناممکن تو مطلق طول کی مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام عالم جانتا ہے کہ عرب کی قدیم قومی وملکی و مذہبی عادت ہمیشہ داڑھی رکھنی رہی ہے وہ اس کے نہ ہونے کی مذمت کرتے اور اسے سخت عیب جانتے جس کا کچھ ذکر اقوالِ امام شریح واصحابِ امام احنف سے گزرا، قوت القلوب شریف میں امام ابویوسف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے:

من عظمت لحیتہ جلت معرفتہ[1]

جس کی داڑھی عظیم یعنی بڑی ہو اس کی معرفت بڑی ہوگی۔ (ت)

اسی میں بعض ادیبوں سے نقل فرمایا:

فی اللحیۃ خصال نافعۃ منھا تعظیم الرجل والنظر الیہ بعین العلم والوقار ومنھا رفعہ فی المجالس والاقبال علیہ ومنھا تقدیمہ علی الجماعۃ وتعقیلہ[2]

داڑھی کے بہت فوائد ہیں جن میں سے ایک یہ کہ لوگوں میں داڑھی والے آدمی کی عزت ہوتی ہے (۲) لوگ اس کو عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں (۳) مجالس میں اسے اچھی نشست دی جاتی ہے (۴) لوگ اس کی بات توجہ سے سنتے ہیں (۵) جماعت میں اسے آگے کرتے ہیں (۶) داڑھی کے بغیر آدمیوں کے مقابلے میں داڑھی والے کو فضیلت دی جاتی ہے (ت)

اسی طرح احیاء العلوم میں ہے، یہ زنخدان کے دو تین بال جو اس خلیع العذار کے نزدیک حد اعتدال عرب اسے منحوس و مذموم جانتے اور عجم کیا اچھا سمجھتے ہیں یہاں تک کہ اس پر مثلیں زبان زد ہوئیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ:

خیر الامور اوسطھا[3]، قال تعالٰی: وکان بین ذٰلک قواما[4]، وقال تعالٰی:

سب سے بہتر کام میانہ روی والا ہوتا ہے، اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نیک بندے تنگی اور فراخی یعنی کنجوسی اور فضول خرچی

---

[1] قوت القلوب لابی طالب المکی الفصل السادس والثلاثون دار صادر بیروت ۲/۱۴۳

[2] السنن الکبرٰی کتاب صلوٰۃ الخوف باب ما ورد من التشدید فی لبس الخز " " ۳/۲۷۳

واتبع بین ذٰلک سبیلاً[1]، وقال تعالٰی: عوان بین ذٰلک[2]

کے درمیان راہِ اعتدال پر رہتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان راستہ اختیار کرو۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: (وہ گائے) نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ درمیانی عمر رکھتی ہو۔ (ت)

کوسج کے بارے میں امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اقوال و وقائع بیہقی نے مناقب میں روایت اور امام سخاوی نے مقاصدِ حسنہ میں زیرِ حدیث "ایاکم والاشقر الازرق"[3] (لوگو! گہری نیلی آنکھوں والے سے بچو۔ ت) ذکر کیے جسے دیکھنا ہو وہاں دیکھے۔

تنبیہ دہم: بقیہ دلائل تحریم میں دلیل اول داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہے اور مثلہ حرام۔ اب کتب فقہیہ سے کتاب الحج کا احرام باندھئے۔

نص ۳۸: ہدایہ میں ہے:

حلق الشعر فی حقھا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجال[4]۔

عورت کا بال مونڈنا مثلہ یعنی حلیہ بگاڑنے کے مترادف ہے جیسا کہ مردوں کا داڑھی مونڈنا۔ (ت)

نص ۳۹: کافی شرح وافی:

لا تحلق ولکن تقصر لان الحلق فی حقھا مثلۃ والمثلۃ حرام وشعر الراس زینۃ لھا کاللحیۃ للرجل کما لا یحلق لحیتہ عند الخروج من الاحرام فکذا لا تحلق شعرھا[5]۔

(احرام کھولتے وقت) عورت سر کے بال نہ مونڈے بلکہ چوٹی سے کچھ بال کتر ڈالے کیونکہ بال مونڈنا اس کے حق میں بمنزلہ مثلہ ہے اور مثلہ حرام ہے۔ سر کے بال عورت کی زینت ہیں جیسے داڑھی مرد کے لئے زینت ہے۔ جس طرح احرام کی پابندی سے آزاد ہونے کے لئے مرد کو داڑھی مونڈنے کا حکم نہیں اسی طرح عورت کے لئے سر کے بال مونڈنے کا حکم نہیں۔ (ت)

نص ۴۰ و ۴۱: امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاسانی بدائع پھر علامہ علی قاری مسلک متقسط

---

[1] القرآن الکریم ۱۷/۱۱۰ [2] القرآن الکریم ۲/۶۸
[3] المقاصد الحسنۃ حرف الھمزۃ تحت حدیث ۲۷۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۲۶
[4] الھدایۃ کتاب الحج فصل وان لم یدخل المحرم الخ المکتبۃ العربیۃ کراچی ۱/۲۳۵
[5] کافی شرح وافی

میں فرماتے ہیں:

حلق اللحیۃ من باب المُثلۃ[1] داڑھی مونڈنا از قسم مثلہ کے ہے (ت)

نص ۴۲ و ۴۳: تبیین الحقائق وابوالسعود مصری:

حلق راسہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی الرجل[2] کسی عورت کا اپنے سر کے بال مونڈنا مُثلہ ہے (حلیہ بگاڑنا ہے) جیسے مرد کا داڑھی مونڈنا۔ (ت)

نص ۴۴: نیز تبیین میں ہے:

لایاخذ من اللحیۃ شیئا لانہ مُثلۃ[3] مرد داڑھی کا کوئی ضروری حصہ نہ کترائے کیونکہ ایسا کرنا مُثلہ کے زمرے میں آتا ہے (ت)

نص ۴۵ و ۴۶: بحرالرائق و طحطاوی علی الدر واللفظ للبحر:

لا تحلق لکونہ مثلۃ کحلق اللحیۃ[4] کوئی عورت بال نہ مونڈے اس لئے کہ ایسا کرنا مثلہ ہے جیسے مرد کیلئے داڑھی مونڈنا مثلہ ہے (ت)

نص ۴۷: برجندی شرح نقایہ:

حلق الراس فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجل[5] عورت کے لئے اپنے سر کے بال مونڈنا مُثلہ ہے جیسے مرد کے لئے داڑھی مونڈنا۔ (ت)

نص ۴۸: شرح اللباب:

اما المرأۃ فلیس لہا الا التقصیر لماسبق من ان حلق رأسہا عورت کے لئے صرف بال کترنے جائز ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہوا کہ عورت کا اپنے سر کے بال

---

[1] بدائع الصنائع کتاب الحج فصل واما الحلق والتقصیر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۱۴۱
المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط مع ارشاد الساری دارالکتاب العربی بیروت ص ۱۵۲

[2] تبیین الحقائق کتاب الحج فصل من لم یدخل مکۃ الخ المطبعۃ الکبری الامیریۃ بولاق مصر ۲/ ۳۹
فتح المعین " فصل مسائل شتی تتعلق بافعال الحج ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۴۹۶

[3] تبیین الحقائق " باب الاحرام المطبعۃ الکبری بولاق مصر ۲/ ۳۳

[4] بحرالرائق " فصل من لم یدخل مکۃ الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۵

[5] شرح النقایۃ للبرجندی کتاب الحج نولکشور لکھنؤ ۱/ ۲۴۳

مثلۃ کحلق الرجل اللحیۃ [1] — مونڈنا مرد کے داڑھی مونڈنے کے مترادف ہے اور ایسا کرنا مثلہ ہے (ت)

نص ۹۳ : طریق المرید سے گزرا کہ النقصان منہا مثلۃ [2] (داڑھی (حد ضرورت سے) کم کرنا مثلہ ہے۔ت)

ان سب عبارات کا حاصل یہی ہے کہ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا۔ یہ مسئلہ واضح جلیلہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام خواص وعوام اس سے آگاہ ہیں ہر ذی عقل مسلم جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں گیسو بریدہ گالی ہے یونہی مرد کے لئے داڑھی منڈا۔ ہاں ناپاک طبائع کا ذکر نہیں۔ بہتیرے مرد زنانے بنتے، محافل میں ناچتے، اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ بجاتے ہیں اور ان حرکات سے اصلاً عار نہیں رکھتے جس طرح داڑھی رکھنا افعال قدیمہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے یونہی یہ اشارہ بھی اقوال قدیمہ رسل عظام سے ہے :

اذا لم تستحی فاصنع ماشئت [3] بے حیا باش وہرچہ خواہی کن۔ — جب تم میں حیا نہ رہے تو پھر جو مرضی آئے کرتے رہو۔ (ت)

اب امام ابوالبرکات عبداللہ نسفی کا ارشاد ابھی گزرا کہ المثلۃ حرام (مثلہ کرنا یعنی اپنا حلیہ بگاڑنا حرام ہے۔ت) اشعۃ سے گزرا علت حرمت مثلہ ہیں ست [4] (مثلہ کے حرام ہونے کی یہی علت اور وجہ ہے۔ت) احادیث لیجئے کہ امید کرتا ہوں مجموعاً اس تحریر کے سوا شاید نہ ملیں :

حدیث ۸۱ : امام احمد وبخاری ومسلم ونسائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا :

لعن اللّٰہ من مثل بالحیوان [5] — اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے۔

طبرانی نے بسند حسن ان سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا :

---

[1] المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط مع ارشاد الساری دار الکتاب العربی بیروت ص ۱۵۱

[2] قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب الفصل السادس والثلاثون دار صادر بیروت ۲/ ۱۴۳

[3] المعجم الکبیر حدیث ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۲۳۶ و ۲۳۸

[4] اشعۃ اللمعات کتاب اللباس باب الترجل الفصل الاول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۵۶۲

[5] صحیح البخاری کتاب الذبائح ۲/ ۸۲۹ و مسند احمد بن حنبل عن ابن عمر ۱/ ۳۳۸

من مثل بالحیوان فعلیه لعنة الله والملٰئکة والناس اجمعین[1]

جو کسی جاندار کے ساتھ مُثلہ کرے اس پر اللہ و ملائکہ و بنی آدم سب کی لعنت۔

حدیث ۱۹: شافعی، احمد، دارمی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طحطاوی، ابن حبان، بیہقی، ابن الجارود حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے:

اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا[2]

جہاد کرو اللہ کے نام پر، اللہ کی راہ میں قتال کرو، اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو، نہ عہد کو توڑو، نہ مُثلہ کرو، نہ کسی بچے کو قتل کرو۔

حدیث ۲۰: امام احمد مسند اور ابن ماجہ سُنن اور قاضی عبدالجبار بن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا، فرمایا:

سیروا بسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تقتلوا ولیدا[3]

چلو خدا کے نام پر، خدا کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو نہ بدعہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل۔

حدیث ۲۱: حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا

لے خدا کی راہ میں لڑ منکرانِ خدا سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل

---

[1] کنز العمال بحوالہ طب عن ابن عمر حدیث ۳۹۹۷۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/۳۸

[2] صحیح مسلم کتاب الجہاد ۲/۸۲ و سنن ابی داؤد کتاب الجہاد ۱/۳۵۲
جامع الترمذی ابواب الدیات ۱/۱۶۹، ابواب السیر ۱/۱۹۵ و سنن ماجہ کتاب الجہاد ص ۲۱۰
مسند احمد بن حنبل ۴/۲۴۰ و ۵/۳۵۸

[3] سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد ص ۲۱۰ و مسند احمد بن حنبل ۴/۲۴۰

فھذا عھد اللہ و سیرۃ نبیہ [1] | کہ یہ اللہ تعالٰی کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حدیث ۲۲ : بیہقی سنن میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے حدیث طویل میں راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے، فرماتے :

لا تمثلوا باٰدمی ولا بھیمۃ [2] | مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپایہ کو۔

حدیث ۲۳ تا ۲۵ : احمد و بخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد و ابوبکر ابن ابی شیبہ حضرت زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی :

نھٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن النھبۃ والمثلۃ [3] | رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لوٹ اور مُثلہ سے منع فرمایا۔

حدیث ۲۶ و ۲۷ : ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام ابوجعفر طحاوی وسلیمان بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی :

نھٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم | (رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا

ولفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ | اور طحاوی کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے سنا ہے۔ ت)

تعالٰی علیہ وسلم ینھٰی ان یمثل بالبھائم [4] | رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۲۸ تا ۳۰ : ابوبکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی :

نھٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم | رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مثلہ سے

---

[1] کنز العمال برمز ک عن ابن عمر حدیث ۱۱۲۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴/ ۴۳۴
المستدرک للحاکم کتاب الفتن دار الفکر بیروت ۴/ ۵۴۱
[2] السنن الکبرٰی کتاب السیر باب ترک قتل من لا قتال فیہ دار صادر بیروت ۹/ ۹۱
[3] صحیح البخاری کتاب الذبائح باب مایکرہ من المثلۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۲۹
مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن زید انصاری المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۳۰۷
[4] سنن ابن ماجہ کتاب الذبائح باب النھی عن صبر البھائم وعن المثلۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۳۰
شرح معانی الآثار کتاب الجنایات باب کیفیۃ القصاص " " ۲/ ۱۱۷

عن المثلۃ[1] ھذا حدیث الحاکم عن عمران ومثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر وحدثنا المغیرۃ واسماء۔

منع فرمایا۔ (حضرت عمران کے حوالے سے یہ حاکم کی روایت ہے اور اسی جیسے الفاظ امام طبرانی نے حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے روایت کئے ہیں، اور حضرت مغیرہ اور سیدہ اسماء نے ہم سے بیان فرمایا۔ ت)

حدیث ۳۱: طبرانی امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی،

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ینھی عن المثلۃ ولو بالکلب العقور[2]۔

میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سُنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

حدیث ۳۲ و ۳۳: ابن قانع وطبرانی وابن مندہ بطریق موسٰی بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر وحضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتمثلوا بشیئ من خلق اللہ عزوجل فیہ روح[3]۔

خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مُثلہ نہ کرو۔

حدیث ۳۴ و ۳۵: ابوداؤد وطحاوی حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری ومسلم قتادہ سے مرسلاً راوی:

کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یحثنا علی الصدقۃ وینھانا عن المثلۃ ھذا لفظ ابی[4] داؤد، ولفظ الطحاوی قلما خطب خطبۃ الا امرنا فیھا

حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صدقہ کرنے کی ترغیب دیا کرتے اور مُثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔ اور امام طحاوی کے یہ الفاظ ہیں کہ کوئی ایسا خطبہ

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الجنایات ۲/۱۱۶ و المصنف لابن ابی شیبہ حدیث ۴۰۹، ۹/۴۲۳
المعجم الاوسط حدیث ۵۳۲۵ مکتبہ المعارف ریاض ۶/۳۴۴
المعجم الکبیر " ۱۳۲۸۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۲/۴۰۳
کنز العمال برمز ک عن عمران حدیث ۱۱۰۴۸ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۴/۳۹۱

[2] المعجم الکبیر حدیث ۱۶۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱/۱۰۰

[3] المعجم الکبیر حدیث ۳۱۸۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/۲۱۸

[4] سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی النھی عن المثلۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۹

بالصدقة وتنهانا فيها عن المثلة[1]
ولفظهما في حديث العرنيين

نہیں ہوتا تھا جس میں صدقہ کرنے کا حکم نہ فرماتے ہوں اور مثلہ کرنے سے منع نہ کرتے ہوں ان دونوں

عن قتادة بلغنا ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان بعد ذٰلک یحث علی الصدقة وینھٰی عن المثلة[2] وبمعناہ لابن ابی شیبة والطحاوی عن عمران فی الحدیث المار.

کے الفاظ حدیث "عرنیین" میں بحوالہ حضرت قتادہ یہ ہیں: انہیں یہ اطلاع پہنچی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم بعد ازیں صدقہ کرنے کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے، اور اسی کی ہم معنی ابن ابی شیبہ اور طحاوی کی گزشتہ حدیث بروایت حضرت عمران مذکور رہے۔ (ت)

حدیث ۳۶: طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتمثلوا بعباد اللہ[3] اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو۔

حدیث ۳۷ و ۳۸: ابن عساکر وابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا سے مرسلًا راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لامثل بہ کذا فیمثل اللہ بہ یوم القیٰمة[4]

حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کرے گا روزِ قیامت اُسے اللہ تعالٰی مثلہ بنائے گا۔

حدیث ۳۹: بیہقی سُنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا:

---

[1] شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب الجنایات باب کیفیة القصاص ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۱۱۷
سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی النہی عن المثلة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۹
[2] صحیح البخاری کتاب المغازی باب قصۃ عکل وعرینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۶۰۲
[3] المعجم الکبیر حدیث ۶۹۰ و ۶۹۸ المکتبة الفیصلیة بیروت ۲۲/ ۲۶۲
[4] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر وابن النجار حدیث ۴۰۰۴۴ مؤسسة الرسالہ بیروت ۵/ ۴۰۸
المصنف لابن ابی شیبہ کتاب المغازی حدیث ۱۸۵۸۶ ادارۃ القرآن کراچی ۱۲/ ۳۸۷

لاتغدروا ولا تمثلوا ولا تجبنوا ولا تغلوا[1] نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی، نہ خیانت۔

حدیث ۴۰: سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی، امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجر بن ابی امیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرمان بھیجا جس میں ارشاد ہے:

ایاك والمثلۃ فی الناس فانھا ماثم و منفرۃ الا فی قصاص[2] لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص و عوض میں۔

اللہ اکبر! جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار، کٹکھنے کتے سے ناجائز۔ کتے سے بھی گزرئیے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت وانتقام ہے۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔

حدیث ۴۱: طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق[3] جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

والعیاذ باللہ رب العالمین۔ یہ حدیث خاص مسئلہ مثلۂ مو میں ہے۔ بالوں کا مثلہ یہی جو کلمات ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال منڈا لے یا مرد داڑھی یا مرد خواہ عورت بھنویں کما یفعلہ کفرۃ الھند فی الحداد (جیسے ہندوستان کے کفار لوگ سوگ مناتے ہوئے ایسا کرتے ہیں۔ ت) یا سیاہ خضاب کرے کما فی المناوی والعزیزی والحفنی شروح الجامع الصغیر۔ یہ سب صورتیں مثلۂ مو میں داخل ہیں اور سب حرام۔

دلیل دوم: داڑھی منڈانا، زنانی صورت بنانا اور عورتوں سے تشبّہ پیدا کرنا ہے اور مرد کو عورت عورت کو مرد سے کسی لباس، وضع، چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام، نہ کہ خاص صورت و بدن میں، ظاہر ہے کہ عورت و مرد کا جسم ظاہر میں مابہ الامتیاز یہی چوٹی داڑھی ہے۔ اسی طرح تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا۔ امام زیلعی تبیین الحقائق، علامہ اتقانی غایۃ البیان، علامہ طوری تکملۂ بحر، سب علماء کتاب الجنایات

---

[1] السنن الکبرٰی کتاب السیر باب ترک قتل من لاقتال فیہ من الرھبان الخ دار صادر بیروت ۹/ ۹۰

[2] تاریخ الامم والملوک للطبری ذکر خبر حضرموت فی ردتھم دار القلم بیروت ۳/ ۲۷۷

[3] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۰۹۷۷ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۴۱

اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان للّٰہ ملٰئکۃ تسبیحھم سبحٰن من زین الرجال باللحی والنساء بالقرون والذوائب[1] (لیس عند الاتقانی فی نسختی لفظ القرون)

بے شک اللہ عزّ وجل کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اُسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے،

بلکہ داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت داڑھی نہیں نکال سکتی، (میرے نسخہ میں اتقانی کے نزدیک "قرون" کا لفظ نہیں ہے)(ت)

ولہٰذا **نص ۵۰ و ۵۱**: امامین جلیلین قوت و احیاء میں فرماتے ہیں:

اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبھا تمیز الرجال من النساء فی ظاھر الخلق[2]

داڑھی آفرینش مرد کی تمامی سے ہے اور اسی سے متمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہری صورت میں۔

لاجرم بزازیہ و درمختار و ردالمحتار کے نصوص گزرے کہ عورت کو مُوئے سر، مرد کو داڑھی کا قطع کرنا حرام ہے کہ اس میں ایک کا دوسرے سے تشبہ ہے۔

نص ۵۲: سیّدی عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

الحکمۃ فی تحریم تشبہ الرجل بالمرأۃ وتشبہ المرأۃ بالرجل انھما مغیران لخلق اللّٰہ[3]

مرد عورت کا باہم تشبہ حرام ہونے کی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں اس میں خدا کی بنائی چیز بدلتے ہیں۔

یہ اشارہ ہے اُسی آیۂ کریمہ فلیغیرن خلق اللّٰہ[4] کی طرف، یہ تو آیت تھی اب بتوفیق اللہ تعالٰی احادیث لیجئے۔

حدیث ۴۲: امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی

---

[1] تبیین الحقائق کتاب الجنایات ۶/ ۱۳۰ و بحرالرائق کتاب الجنایات ۸/ ۳۳۱

[2] قوت القلوب الفصل السادس والثلاثون ۲/ ۱۴۲ و احیاء العلوم النوع الثانی ۱/ ۱۴۳

[3] الحدیقۃ الندیۃ ومن الآفات اضاعۃ الرجل اولادہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۵۵۹

[4] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال[1]

اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی۔

طبرانی کی روایت یوں ہے:

ان امرأۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبھات من النساء بالرجال والمتشبھین من الرجال بالنساء[2]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور اُن مردوں پر جو زنانی۔

حدیث ۴۳: بخاری، ابوداؤد و ترمذی انھیں سے راوی:

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا انھیں اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

حدیث ۴۴: بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اخرجوا المخنثین من بیوتکم[4]

زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/۸۷۴، سنن ابی داؤد کتاب اللباس ۲/۲۱۰، جامع الترمذی ۲/۱۰۲
سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب فی المخنثین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۸
مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۳۹

[2] الترغیب والترھیب بحوالہ الطبرانی الترھیب من تشبہ الرجل بالمرأۃ الخ مصطفی البابی مصر ۳/۱۰۳

[3] صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/۸۷۴ و سنن ابی داؤد کتاب الادب ۲/۳۱۸
جامع الترمذی ابواب الادب ۲/۱۰۲

[4] سنن ابن ماجہ ابواب الحدود باب المخنثین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۹۱
کنز العمال بحوالہ احمد خ، د، ھ حدیث ۵۰۹۳۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۶/۳۹۶

حدیث ۴۵: ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل[1]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور اس عورت پر کہ مرد کا۔

حدیث ۴۶: ابوداؤد بسندِ حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی:

قال قیل لعائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم الرجلۃ من النساء[2]

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جُوتا پہنتی ہے، فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

حدیث ۴۷: امام احمد بسندِ صحیح ایک تابعی ہذلی سے راوی، میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰے عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری عبداللہ نے پُوچھا یہ کون ہے، میں نے کہا اُم سعید دختر ابوجہل، فرمایا میں نے سید المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

لیس منا من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال[3] ورواہ الطبرانی عن عبد اللّٰہ مختصرًا۔

ہمارے گروہ میں سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے۔ (اور اسے طبرانی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مختصرًا روایت کیا۔ ت)

حدیث ۴۸: امام احمد بسندِ حسن اور عبدالرزاق مصنّف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبھون بالنساء والمترجلات من النساء

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۰

[2] " " " " ۲/ ۲۱۰

[3] مسند امام احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمرو المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۰۰

المتشبهات بالرجال وراکب الفلاۃ وحدہ[1]

اکیلے سوار کو یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

حدیث ۴۹: طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثۃ لایدخلون الجنۃ ابدا الدیوث والرجلۃ من النساء والمدمن الخمر[2]

تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا عادی۔

حدیث ۵۰: احمد، نسائی، حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثۃ لاینظر اللہ الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال والدیوث[3]

تین شخصوں پر اللہ تعالٰی روزِ قیامت نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔

حدیث ۵۱: نسائی سنن اور بزار مسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ان سے راوی،

عنہ وفی طریقۃ لاحمد وروایۃ عبدالرزاق بعد ھذا والمتبتلین الذین یقولون لا نتزوج والمتبتلات اللاتی یقلن ذلک وراکب الفلاۃ وحدہ والبائت وحدہ ۱۲ منہ۔

امام احمد کی دوسری سند کے ساتھ اور مصنف عبدالرزاق کی روایت میں اس کے بعد یہ الفاظ مذکور ہیں وہ مرد جو عورتوں سے لاتعلق ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کرتے اور الگ تھلگ رہنے والی عورتیں جو یہی کچھ کہتی ہیں اور جنگل و بیابان میں اکیلا سفر کرنے والا سوار اور قوتِ مردمی کے باوجود تنہا رہنے والا مرد۔ (ت)

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۸۹-۲۸۷

[2] مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الکبیر کتاب النکاح باب فیمن یرضی لاہلہ بالخبث دارالکتاب بیروت ۴/ ۳۲۷

[3] مسند امام احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمر المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۱۳۴

سنن النسائی کتاب الزکوٰۃ ۱/ ۳۵۷

[4] مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۸۹

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ثلثۃ لایدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث ورجلۃ النساء[1]۔

تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق اور دیّوث اور مردانی عورت۔

حدیث ۵۲ : بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ و یمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال والذی یاتی البھیمۃ والذی یاتی بالرجل[2]۔

چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی۔

حدیث ۵۳ : طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی،

اربعۃ لعنھم اللہ فوق عرشہ و امنت علیھم ملٰئکتہ الذی یحصن نفسہ عن النساء ولایتزوج ولایتسری لان لایولد لہ ولد والرجل یتشبہ بالنساء وقد خلقہ اللہ ذکرا والمرأۃ تتشبہ بالرجال وقد خلقھا اللہ انثی ومضلل المسکین[3] و فی اخری عن ھذا او عین اٰخر غیرھا فی قرینۃ فالظاھر تعداد الورود ولا تغییر العبارۃ من الصحابی اوراو بعدہ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ۔

حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور ان کی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین

یہ دوسری وعید ہے جو ساتھ والی روایت میں ہے بظاہر تعدادِ ورود مراد ہے صحابی سے تبدیل عبارت مراد نہیں یا اس کے بعد کوئی اور راوی ہے اور اللہ تعالٰی سب سے زیادہ جاننے والا ہے (ت)

---

[1] شعب الایمان للبیہقی باب فی الغیرۃ والمذاۃ حدیث ۱۰۷۹۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/۴۱۲
سنن النسائی کتاب الزکوٰۃ ۱/۳۵۷ و المستدرک للحاکم کتاب الایمان ۱/۷۲

[2] شعب الایمان باب فی تحریم الفروج حدیث ۵۳۸۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/۳۵۶

[3] المعجم الکبیر حدیث ۷۸۹۰ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۸/۱۱۷

عنہ اربعۃ لعنواقی الدنیا والآخرۃ و امنت الملٰئکۃ رجل جعلہ اللہ ذکرا فانث نفسہ وتشبہ بالنساء، وامرأۃ جعلہا اللہ انثٰی فتذکرت وتشبہت بالرجال، والذی یضل الاعمٰی ورجل حصور ولم یجعل اللہ حصورا الا یحیی بن زکریا علیہ السلام۔[1]

کو راستہ بھلانے والا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نکاح نہ کرے نہ کنیز حلال رکھے راہبانِ نصارٰی کی طرح بن رہے۔

حدیث ۵۴: ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ والملٰئکۃ رجلا تانث وامرأۃ تذکرت۔[2]

اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اُس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد۔

والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دلیل سوم: داڑھی منڈانا کتروانا شعار کفار ہے اس میں ان سے تشبہ ہے اور وہ حرام۔

تنبیہ ہشتم کی متعدد احادیث میں گزرا کہ یہ خصلت مجوسیوں و یہود و مشرکین کی ہے اور ہم کے نصوص عدیدہ میں کہ مجوسیوں یہودیوں ہندوؤں فرنگیوں کی اور حدیث اوّل وسوم وچہارم میں گزرا مشرکوں کا خلاف کرو یہودیوں کی صورت نہ بنو اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

نص ۵۳ تا ۵۵: لمعات سے گزرا کہ داڑھی باندھنے والے سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی بیزاری اس وجہ سے ظاہر فرمائی کہ اس میں بے دینوں سے تشبہ ہے۔[3] علامہ طیبی وعلامہ طاہر سے گزرا کہ وجہ نہی مشابہت کفار ہے۔[4]

نص ۵۶ و ۵۷: بدائع امام ملک العلماء و شرح منسک متوسط میں ہے:

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۷۴۸۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸/۲۴۲

[2] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابن صالح حدیث ۴۳۹۸۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۶/۶۳

[3] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب السواک مکتبۃ المعارف العلمیہ ۲/۶۸ و ۶۹

[4] شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح " " ادارۃ القرآن کراچی ۲/۵۶

حلق اللحیۃ تشبہ بالنصارٰی[1] داڑھی منڈانی نصارٰی کی سی صورت بنانی ہے۔

نص ۵۸: جب درمختار میں فرمایا، داڑھی نہ رکھنا یہود و ہنود کا کام ہے[2]۔ علامہ طحطاوی نے فرمایا: التشبہ بھم حرام[3] ان سے تشبّہ حرام ہے۔

نص ۵۹ و ۶۰: علامہ اسمٰعیل بن عبدالغنی حاشیہ درر وغرر پھر علامہ عبدالغنی بن اسمٰعیل حاشیہ طریقہ محمدیہ نوع ثامن آفات لسان میں فرماتے ہیں:

لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح[4] اھ مختصراً۔ فرنگیوں کی وضع پہننی صحیح مذہب میں کفر ہے اھ مختصراً۔

حدیث ۵۵: صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ ومطلب دم امریئ بغیر حق لیھریق دمہ[5]۔ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف میں الحاد و زیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنّت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کیلئے اس کے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔

علامہ طیبی سے مجمع البحار میں ہے:

اذا ترتب ھذا الوعید علی طالبہ فعلی المباشر اولی[6]۔ جب سنّت جاہلیت کی طلب پر یہ وعید ہے تو برتنے والا بدرجہ اولٰی۔

حدیث ۵۶ و ۵۷: بخاری تعلیقاً اور احمد و ابویعلٰی و طبرانی کاملاً حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابوداؤد وان سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت حذیفہ

[1] بدائع الصنائع کتاب الحج فصل واما الحلق والتقصیر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۴۱
المنسک المتوسط علی لباب المناسک مع ارشاد الساری دار الکتاب العربی بیروت ص ۱۵۲
[2] درمختار کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم الخ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۵۲
[3] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار " " دار المعرفت بیروت ۱/۴۶۰
[4] الحدیقۃ الندیۃ النوع الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۳۰
[5] صحیح البخاری کتاب الدیات باب من طلب دم الخ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی ۲/۱۰۱۶
[6] مجمع بحار الانوار باب السنن مع النون تحت لفظ السنن مکتبۃ دار الایمان مدینۃ المنورۃ ۳/۱۳۲

صاحبِ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جعل الذل والصغار علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فھو منھم۔[1]

رکھی گئی ذلّت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبّہ کرے وہ انھیں میں سے ہے۔

علامہ طیبی سے مجمع وغیرہ میں ہے:

ای من تشبہ بالکفار فی اللباس وغیرہ فھو منھم۔[2] اھ باختصار۔

یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انھیں کافروں میں سے ہے اھ باختصار

حدیث ۵۸: ترمذی وطبرانی حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس منّا من تشبّہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاری فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف۔[3]

ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبّہ کرے، نہ یہود سے تشبّہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور نصارٰی کا ہتھیلیوں سے۔

حدیث ۵۹: مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے مروی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس منّا من عمل بسنّۃ غیرنا۔[4]

جو ہمارے غیر کی سنّت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب الجہاد باب ما قیل فی الرماح قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۰۸
مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمر المکتب الاسلامی بیروت ۲/۵۰ و ۹۲
سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب لبس الشہرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۰۳
المعجم الاوسط حدیث ۸۳۲۳ مکتبۃ المعارف ریاض ۹/۱۵۱

[2] مجمع بحار الانوار باب الشین مع الباء مکتبہ دار الایمان مدینۃ المنورۃ ۳/۱۴۸

[3] جامع الترمذی ابواب الاستیذان والآداب باب ماجاء فی تبلیغ الاسلام آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۹۴

[4] الفردوس بماثور الخطاب عن ابن عباس حدیث ۵۲۹۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۴۱۵

حدیث ۶۰ : ابن حبان اپنی صحیح میں ابوعثمان سے راوی ہمارے پاس پیشگاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا جس میں ارشاد ہے : ایاکم وزی الاعاجم[1] پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔

تذییل حدیث ۶۱ : ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من لم یعمل بسنتی فلیس منی[2] جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔

حدیث ۶۲ : ابن عساکر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من رغب عن سنتی فلیس منی[3] جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔

حدیث ۶۳ : خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من خالف سنتی فلیس منی[4] جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرے سے نہیں۔

حدیث ۶۴ : ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من اخذ بسنتی فھو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی[5] جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔

حدیث ۶۵ : بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بسند صحیح راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

---

[1] کشف الخفاء بحوالہ ابن حبان تحت حدیث ۱۰۱۹ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/۲۸۳

[2] سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب ماجاء فی فضل النکاح ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۴

[3] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی ایوب حدیث ۱۰۱۳۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۷/۹۶

[4] تاریخ بغداد الخطیب ترجمہ ۳۶۲۸ دارالکتاب العربی بیروت ۷/۲۰۹

[5] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر حدیث ۹۳۴ ۱/۱۸۴ و حدیث ۲۲۷۵۴ ۸/۲۴۳ موسسۃ الرسالہ بیروت

ان لکل عمل شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترتہ الی سنتی فقد اھتدی ومن کانت الیٰ غیر ذٰلک فقد ھلک[1]

یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور، تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہوجائے۔

ربنا بقدرتک علینا وعجزنا لدیک ولغناک عنا وفاقتنا الیک لا تھلکنا بذنوبنا ولا تؤاخذنا بما عملنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظٰلمین ربنا انک رءوف الرحیم اٰمین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالٰی علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد شفیع المذنبین واٰلہ وصحبہٖ اجمعین، اٰمین۔

اے ہمارے پروردگار! ہم پر جو تجھے قدرتِ کاملہ حاصل ہے اس کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور ہمارا تیری بارگاہ میں عجز و نیاز اور تیری ہم سے بے نیازی اور ہمارا تیری طرف احتیاج۔ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور جو کچھ ہم نے کیا اس پر ہماری گرفت نہ کرنا اور ہمیں ظالموں کے لئے آزمائش نہ بنانا۔ اے ہمارے پروردگار! یقیناً تو بڑی شفقت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے، ہماری دعا قبول فرما (آمین)، سب تعریف اس اللہ تعالٰی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا مالک و پروردگار ہے، اور ہمارے آقا و مولٰی پر اللہ تعالٰی کی بے پایاں رحمتیں ہوں جو (حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) روزِ قیامت گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں اور ان کی تمام اولاد اور سب ساتھیوں پر۔ مولا! اس دعا کو قبول فرما، آمین! (ت)

خاتمہ

رزقنا اللہ حسنہا (اللہ تعالٰی اسے (یعنی خاتمہ کو) حُسن وجمال سے نوازے۔ ت) اب کہ بحمد اللہ تعالٰی کلام اپنے منتہٰی کو پہنچا اکثر ابنائے زماں کی ہمت اور دین وعلم کی جانب رغبت معلوم، کسی دینی تحریر کے چند ورق دیکھنے بھی ان پر بارگراں اور داستانوں دیوانوں کے دفتر اُلٹ جائیں سیری کہاں، لہٰذا ہم بعض مضامینِ رسالہ کا ایک جدول میں خلاصہ لکھتے ہیں جنھیں اللہ ورسول پر ایمان اور روزِ قیامت پر ایقان ہے ملاحظہ کریں کہ قرآن وحدیث ونصوص ائمہ وعلمائے کرام قدیم وحدیث میں داڑھی منڈانے کتروانے پر کیا ہولناک سزائیں، وعیدیں، مذمتیں، تہدیدیں وارد ہیں ایمانی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی، اور جو تفصیل چاہے تو یہ

---

[1] کنز العمال بحوالہ ھب عن ابن عمرو حدیث ۴۴۳۹۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۶/ ۲۶۹

فتویٰ وافی اب جس میں عذابِ الٰہی کی طاقت ہو نیچریان عنود کی بات سُنے، مجوس و ہنود کی صورت بنے، ان جانگزا آفتوں کو گوارا کرے اور جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے محبت ہو اپنا مُنہ اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعائرِ کفر سے کنارہ کرے، واللہ الھادی وولی الایادی (اللہ تعالٰی ہی سیدھی راہ دکھانے والا اور گوناگوں احسانات و انعامات کا مالک ہے۔ت)

جدول ان سزاؤں وعیدوں مذمتوں کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات و احادیث و نصوص مذکورہ سے ثابت ہیں

شمار	سزا و مذمت	فرمانِ عدالت	میزانِ فرامین
۱	اللہ و رسول کے نافرمان ہیں جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔	آیات ۱، ۲، ۷، ۸، ۱۲، ۱۵ تا ۱۸، ۳۲ حدیث ۱ تا ۱۰، ۱۹ تا ۳۸، ۴۰، ۴۳، ۵۸	۴۱
۲	شیطان لعین کے محکوم ہیں	آیت ۵	۱
۳	سخت احمق ہیں	آیت ۱۰ نص ۱۸، ۱۹	۳
۴	اللہ ان سے بیزار ہے	آیت ۱۴	۱
۵	رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیزار ہیں	حدیث ۱۱، ۱۳	۲
۶	رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے۔	حدیث ۱۰	۱
۷	یہودی صورت ہیں	حدیث ۳، ۴ نص ۱ تا ۵	۷
۸	نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں	حدیث ۴۔ نص ۱ تا ۵، ۱۳ تا ۱۷، ۳۶، ۵۶، ۵۷	۱۴
۹	مجوس کے پیرو ہیں۔	حدیث ۲، ۶۔ نص ۱ تا ۵، ۱۳ تا ۱۷	۱۲
۱۰	ہندوؤں کی صورت مشرکین کی سیرت ہیں	حدیث ۱۔ نص ۱ تا ۵، ۱۳ تا ۱۷، ۳۴، ۳۶	۱۳
۱۱	مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں	حدیث ۴۷، ۵۸، ۵۹، ۶۱ تا ۶۴	۷
۱۲	انھیں اپنے ہم صورتوں نصارٰی ویہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں۔	حدیث ۵۶، ۵۷	۲
۱۳	واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنے کے قابل ہیں۔	حدیث ۴۳، ۴۴ نص ۶ تا ۱۲	۹

۱۴	مبدلین فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں	نص ۱۸، ۱۹، ۲۵، ۳۸ تا ۴۹، ۵۲	۱۲
۱۵	زنانے مخنث ہیں	حدیث ۴۳، ۴۸ نص ۱ تا ۵	۷
۱۶	خدا کے عہد شکن ہیں	حدیث ۲۱	۱
۱۷	ذلیل وخوار ہیں	حدیث ۵۶، ۵۷	۲
۱۸	گھنونے قابلِ نفرت ہیں	حدیث ۴۰	۱
۱۹	مردود الشہادت ہیں	حدیث ۱۳، ۱۴، ۱۵	۳
۲۰	پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے	آیت ۱۸	۱
۲۱	ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں	آیت ۱۸ حدیث ۶۵	۲
۲۲	دین میں بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں	حدیث ۱۲، ۱۷، ۴۱	۳
۲۳	عذابِ الٰہی کے منتظر	آیت ۱۸	۱
۲۴	اللہ عزوجل کو سخت دشمن ومبغوض ہیں	حدیث ۵۵	۱
۲۵	صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں شام ہیں تو اللہ کے غضب میں۔	حدیث ۵۳	۱
۲۶	قیامت کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی۔	حدیث ۳۷، ۳۸	۲
۲۷	اللہ ورسول کے ملعون ہیں، دنیا وآخرت میں ملعون ہیں، اللہ وملائکہ وبشر سب کی اُن پر لعنت ہے، فرشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر آمین کہی۔	ہشت احادیث ۱۸، ۴۲، ۴۳، ۴۵، ۴۶، ۴۸، ۵۳، ۵۴	۸
۲۸	اللہ تعالٰی ان پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔	حدیث ۵۰	۱
۲۹	وہ بہشت میں نہ جائیں گے۔	حدیث ۴۹، ۵۱	۲
۳۰	اللہ عزوجل انھیں جہنم میں ڈالے گا۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔	آیت ۱۴	۱

الحمدللہ یہ مختصر رسالہ جس میں علاوہ زوائد کے اصل مقصد میں اٹھارہ [۱۸] آیتوں بہتر [۷۲] حدیثوں

سنائے ارشاداتِ علماء بجملہ ڈیڑھ سو نصوص نے باطل کا ازہاق حق کا احقاق کیا، غرۂ رجب روز جمعہ مبارک ۱۳۰۵ھ ہجریہ قدسیہ کو قمر التمام و بدر سمار اختتام اور بلحاظ تاریخ لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی (چاشت کی روشنی داڑھیاں بڑھانے میں۔ ت) نام ہوا۔

ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ و سراج افقہ سیدنا و مولٰنا محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین اٰمین و اٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

اے ہمارے پروردگار! ہم سے (اس خدمت کو) قبول فرما، بے شک تُو سب کچھ سننے جاننے والا ہے، اللہ تعالٰی کی ان پر (بے حساب) رحمتیں ہوں جو تمام مخلوق سے بہتر اور علم و دانش کا (روشن) چراغ ہیں جو ہمارے آقا و مولا محمد مصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اُن کی سب آل اور تمام صحابہ کرام پر بھی ہو (مولائے کریم) دُعا قبول فرما، اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ تمام خوبیاں اور تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور اللہ تعالٰی کی ذات برتر اور سب سے زیادہ جاننے والی ہے، اور اس جلیل القدر کا علم سب سے زیادہ تام (کامل) اور بڑا محکم ہے۔ (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفٰی احمد رضا خاں

رسالہ
لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی
ختم شد